Character Building of School Children



منٹ تربیت

One minute Tarbiyah

اسکول کے بچوں کی تربیت میں معاون پراجیکٹ

CBSC

Character Building of School Children

ماہانہ تربیتی عنوانات
Theme of the Month



خریداری کے لیے رابطہ نمبر: 0331-3259464
اوقات: صبح 8:00 بجے تا 5:00 بجے شام (علاوہ اتوار)

Trade Mark # 432681

Printing Date	Sep 2019
Illustration by	Ubaid Ashfaq
Edition - Qty.	01 - 11000

Character Building of School Children

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1 منٹ تربیت

One minute Tarbiyah



جمع و ترتیب

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

پیشِ لفظ

”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔“

(سنن ابن ماجہ، الادب، باب فضل الحامدین، الرقم: ۳۸۰۳)

آج کے بچے کل کے بڑے ہیں۔ بچے سب ہی کو اچھے لگتے ہیں اور یہ بچے بڑے ہو کر بھی سب کو اچھے لگیں اس کے لیے بچپن ہی سے والدین اور ان کے اساتذہ کو ان پر توجہ دینی ہوگی اور ان کی بہترین تربیت کے لیے محنت کرنی ہوگی۔

لہٰذا والدین اور اسکول کے اساتذہ سے گزارش ہے کہ بچپن ہی سے بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ یہ بچے اچھے انسان، اچھے شہری، اور محب وطن پاکستانی بنیں اور اپنی بہترین تربیت کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ اور مثال بنیں۔

الحمدللہ! مکتب تعلیم القرآن الکریم کے ذیلی شعبے Character building of school children نے اسکولوں میں بچوں کی تربیت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ون منٹ تربیہ اسی پروگرام کا ایک حصہ ہے۔

اسکولوں میں تربیت کے سلسلے کو منظم کرنے کے لیے مکمل تعلیمی سال کے لیے تربیت کے دس موضوعات سوچے گئے ہیں تاکہ ہر ماہ کسی ایک تربیت کے موضوع کو لے کر اسکول کے تمام طبقات (طلبا، اساتذہ، والدین اور غیر تدریسی عملہ) پر محنت کی جائے۔ جیسے کسی ماہ تربیت کا موضوع "سچائی" ہے تو اسکول کے تمام طبقات پر سچائی کی اہمیت سمجھانے، سچ کی دعوت دینے کی محنت کی جائے۔ کسی ماہ تربیت کا موضوع "وقت ضائع کرنے سے بچیں" ہے تو اسکول کے تمام طبقات میں وقت کی قدر کرنے کی فکر اجاگر کی جائے۔

طلبا پر محنت کا ایک ذریعہ ون منٹ تربیہ ہے۔

ون منٹ تربیہ کے استعمال کا طریقہ کار: ون منٹ تربیہ سے مقصود یہ ہے کہ اسکولوں میں پڑھانے والے تمام اساتذہ تربیت کو اپنا کام سمجھیں اور ہر پیریڈ میں کم از کم ایک منٹ بچوں کی تربیت میں لگائیں۔ اس ایک منٹ میں ہر ماہ کے تربیت کے موضوع کے مطابق قرآنی آیات/احادیث/اقوال بچوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہدف پر محنت کریں۔ ہدف سے مراد یہ ہے کہ ہر ماہ کے تربیت کے موضوع کو مہینے کے چار ہفتوں کے حساب سے چار ذیلی

اہداف میں تقسیم کیا گیا ہے۔ایک ہدف ایک ہفتے کے لیے ہے۔ ہر ہدف کے تحت چھ/ پانچ قرآنی آیات/ احادیث/ اقوال جمع کیے گئے ہیں۔

اسکول کے تمام اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے پیریڈ کے پہلے منٹ میں کتاب میں موجود قرآنی آیات/ احادیث/ اقوال میں سے بچوں کو پڑھ کر سنائیں اور ہدف پر محنت کریں۔

اس کے علاوہ C.B.S.C (Character building of school children) کے تحت اسکولوں میں جاری تربیت کے پروگرام میں بچوں سے تربیت کے موضوع پر چارٹ بنوائے جاتے ہیں، مضامین لکھوائے جاتے ہیں اور دیگر مختلف سرگرمیوں کے ذریعے ان دس تربیت کے موضوعات کو بچوں کی زندگی میں لانے کی محنت کی جاتی ہے۔

اسکولوں کے تمام اساتذہ سے گزارش ہے کہ تربیت کے اس نظام میں بھرپور تعاون فرمائیں۔آپ کا یہ تعاون طلبہ کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ بنے گا۔ان شاءاللہ۔

C.B.S.C کے تحت اسکولوں میں ٹیچرز اور اسکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے والدین کے لیے مختلف تعلیمی و تربیتی سیشن بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔

مزید راہ نمائی کے لیے رابطہ کریں۔

www.cbsc.maktab@gmail.com

+92-321-781-60-19

+92-300-891-90-99

عمل چارٹ پُر کرنے کا طریقہ

عمل چارٹ میں طلبا/ طالبات کی تربیت کے لیے دس اہم باتیں دی گئی ہیں جیسے: سچ بولنا، والدین/ اساتذہ کا ادب، غصے سے بچنا وغیرہ۔

بچوں کو عمل پر لانے اور عمل پر اہتمام کے لیے ہر مہینے کے عنوان کے تحت چار اہداف دیے گئے ہیں۔

محترم معلم/ معلمہ اور والدین/ سرپرست! پورا مہینہ اس تربیتی عنوان پر بات کریں اور والدین/ سرپرست بچوں سے عمل چارٹ پُر کروائیں۔

عمل چارٹ پُر کرنے کے لیے خود احتسابی طریقہ دیا گیا ہے، یعنی ہر بچہ/ بچی خود اپنا عمل چارٹ اپنے عمل کے مطابق پُر کرے۔

مثلاً:

رہن سہن کے آداب کے تحت پہلے ہفتے کا ہدف: "میں سب سے اچھے اخلاق سے پیش آیا ہے۔" اس کے سامنے آٹھ دن دیے گئے ہیں، جس دن طالب علم یا طالبہ سے کوئی بد اخلاقی ہو جائے تو وہ خود اس تاریخ کے خانے میں کراس کا نشان لگا دے۔

نمونہ

رہن سہن کے آداب		مہینہ	ستمبر						
پہلا ہدف	میں سب سے اچھے اخلاق سے پیش آیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
		✓	✓	✗	✓	✓	✓	✓	✓
دوسرا ہدف	میں نے اپنے آپ کو اور اپنے اطراف کو ساتھ صاف ستھرا رکھا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے سارے کام سلیقے سے کیے۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے لباس اور کھانے پینے میں سادگی اختیار کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

عمل چارٹ

رہن سہن کے آداب

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں سب سے اچھے اخلاق سے پیش آیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے اپنے آپ کو اور اپنے اطراف کو ساتھ صاف ستھرا رکھا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے سارے کام سلیقے سے کیے۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے لباس اور کھانے پینے میں سادگی اختیار کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

سچائی

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے سچ بولا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے مذاق میں بھی جھوٹ نہیں بولا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے سچ کی دعوت دی۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں اچھے لوگوں کے ساتھ رہا۔	25	26	27	28	29	30	31	

نماز

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے سنت کے مطابق وضو کیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے وقت پر نماز پڑھی۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے اطمینان سے نماز پڑھی۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے نماز کے بعد مسنون اذکار کی پابندی کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

کسی کو تکلیف نہ دیجیے

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے اپنے ہاتھ اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں دی۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹایا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے کسی جانور یا پرندے کو تکلیف نہیں دی۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے ٹریفک قوانین کی پابندی کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

والدین اور اساتذہ کا ادب

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے والدین اور اساتذہ کی دل سے خدمت کی۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے والدین اور اساتذہ کا ادب کیا اور ان کے لیے دعا کی۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھا اور ان سے دعائیں لیں۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے والدین اور اساتذہ کو اپنی جیب خرچ سے تحفہ دیا۔	25	26	27	28	29	30	31	

عمل چارٹ

صبر و شکر

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے الحمدللہ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے تکلیف پر صبر کیا۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔	25	26	27	28	29	30	31	

دعا مانگنا

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے ہر نماز کے بعد تین منٹ دعا مانگی۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے ہر موقع کی مسنون دعا کا اہتمام کیا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے اپنے بہن بھائیوں/ دوستوں کو مسنون دعا یاد کروائی۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے والدین، اساتذہ اور سارے مسلمانوں کے لیے دعا کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

سلام کرنا

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے اپنے بڑوں کو سلام کیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے سلام کرنے کے مواقع پر سلام کیا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے سلام کرنے میں پہل کی۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے خوب سلام پھیلایا۔	25	26	27	28	29	30	31	

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں نے اہتمام سے درود شریف پڑھا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کیا۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیزوں کو استعمال کیا۔	25	26	27	28	29	30	31	

وقت ضائع کرنے سے بچنا

		مہینہ							
پہلا ہدف	میں نے اپنے نظام الاوقات پر عمل کیا۔	1	2	3	4	5	6	7	8
دوسرا ہدف	میں رات کو جلدی سویا اور صبح جلدی اٹھا۔	9	10	11	12	13	14	15	16
تیسرا ہدف	میں نے اپنے وقت کو ضائع نہیں کیا۔	17	18	19	20	21	22	23	24
چوتھا ہدف	میں نے ورزش کی پابندی کی۔	25	26	27	28	29	30	31	

١

رہن سہن کے آداب



1 منٹ تربیت

رہن سہن کے آداب

اس ماہ کا تربیتی موضوع "رہن سہن کے آداب" ہے۔

- اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر خاص فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں رہنے کے لیے گھر دیا، ہمارا خیال رکھنے والے والدین دیے، علم سکھانے والے اساتذہ دیے، اور اپنی بے شمار نعمتیں عطا کیں۔ ان سب باتوں کا شکر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق و اعمال ایسے بنائیں جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس کو پسند ہیں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کی نعمتیں بڑھا دیتا ہے، اور ناشکری کرنے والوں سے نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شکر رات کو بستر پر سوتے وقت اس طرح ادا فرماتے تھے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ"

- ہمیں اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزارنے کا ایسا عمدہ طریقہ سکھایا ہے کہ جس پر عمل کر کے ہم دنیا کی زندگی بہترین انداز میں گزار سکتے ہیں۔ ہمارا دین ہمیں گھر میں رہنے، کھانے پینے، سونے، لوگوں سے ملنے، لباس پہننے، غرض زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔

واقعہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، آپ کی موجودگی میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس شخص کے مسلسل برا بھلا کہنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صبر کرنے اور خاموش رہنے پر) خوش ہوتے رہے اور مسکراتے رہے۔ پھر جب اس آدمی نے بہت ہی زیادہ برا بھلا کہا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دے دیا۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر وہاں سے چل دیے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کے پاس پہنچے اور عرض کیا:

"اے اللہ کے رسول! جب تک وہ شخص مجھے برا بھلا کہتا رہا آپ وہاں تشریف فرما رہے۔ پھر جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ گئے"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تک تم خاموش تھے اور صبر کر رہے تھے، تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو (وہ فرشتہ چلا گیا اور) شیطان بیچ میں آ گیا اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھتا (لہٰذا میں اٹھ کر چل دیا)"۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب بالکل حق اور سچ ہیں:

1. جس بندے پر کوئی ظلم یا زیادتی کی جاتی ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اسے معاف کر دیتا ہے (اور بدلہ نہیں لیتا) تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر کے اس کو قوی اور مضبوط کر دیتے ہیں۔
2. جو رشتہ ناطہ جوڑنے کے لیے دینے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کو بہت زیادہ دیتے ہیں۔
3. جو دولت بڑھانے کے لیے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور بھی کم کر دیتے ہیں۔" (مسند احمد: ۴۳۱/۲)

"رہن سہن" کے آداب کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف: طلبہ اپنے اخلاق اچھے کریں:

- ہمارا لوگوں کے ساتھ رویہ کس طرح کا ہونا چاہیے اسلام نے اس بات کو بہت اہمیت سے سکھایا ہے، یعنی بڑوں کا ادب، چھوٹوں پر شفقت، ہر ایک سے اچھے انداز سے مسکرا کر ملنا، بات کرتے وقت مہذب انداز اپنانا، بری باتوں مثلاً: گالی، غیبت، بہتان، چغلی، برے لقب رکھنے، جیسے: کانا، لنگڑا وغیرہ اور ان جیسی دیگر برائیوں سے بچنا، اپنے مسلمان بھائی کو اچھے نام سے پکارنا، یہ سب باتیں اچھے اخلاق میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کا محبوب بننے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق اچھے کر لے۔ اچھے اخلاق کی اہمیت کا اندازہ ہمیں ایک حدیث سے ہوتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"قیامت کے دن سب سے زیادہ وزنی چیز مومن کے میزانِ اعمال میں اچھے اخلاق ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کھلے طور پر بد زبانی کرنے والے کو (سخت) ناپسند کرتا ہے۔" (سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۷۹۹)

یعنی جب قیامت کے دن سب لوگوں کے اعمال کا وزن کیا جائے گا تو سب سے وزنی عمل اچھے اخلاق ہوں گے۔

دوسرا ہدف طلبہ صفائی اور پاکیزگی کو اپنانے والے بنیں:

- پاکیزگی اور صفائی مسلمانوں کی بہت ہی اہم صفت ہے، مسلمان کو ہر وقت پاک صاف رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ پانچ وقت نمازوں میں ایک مسلمان اپنے آپ کو ہر طرح سے پاک صاف کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح تلاوت کے لیے، حج بیت اللہ کے لیے اور بہت سی عبادات کے لیے طہارت شرط ہے، تا کہ مسلمان ظاہری پاکی بھی حاصل کرے اور باطنی پاکی بھی حاصل کرے۔
- طہارت اور پاکیزگی کو حدیث میں ایمان کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "پاکیزگی ایمان کا (اہم) حصہ ہے۔"
- صفائی اور پاکیزگی کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے جسم کو، اپنے کپڑوں کو، اپنے گھر کو، اپنے محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھے۔ اسی طرح اپنے دل کو برے خیالات سے، اپنی زبان کو بری بات سے، اپنے ذہن کو بری سوچ سے پاکیزہ رکھا جائے۔ جب ایک انسان ان تمام چیزوں پر عمل کرنے والا بنے گا اس وقت وہ صحیح طور پر اسلام کے اس حکم "صفائی ایمان کا حصہ ہے" پر عمل کرنے والا ہوگا۔

تیسرا ہدف طلبہ نظم وضبط کے پابند ہوں، اپنی چیزوں کو سلیقے سے رکھیں:

- اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ایک نظام کے تحت چلایا ہے، ہر چیز ایک اصول اور قاعدے سے چل رہی ہے۔ سورج، چاند، ستارے اور بادل سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چل رہے ہیں اور آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ اس بات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہم بھی اپنی زندگی اصولوں اور قواعد کے مطابق گزاریں۔ اپنے کھانے، سونے، جاگنے، کھیلنے اور پڑھنے کا وقت مقرر کریں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔ اپنی ساری چیزیں سلیقے سے سنبھال کر رکھیں تا کہ ضرورت کے وقت پریشانی نہ ہو اور ہم وقت پر اپنے کام بہتر طریقے سے کر سکیں۔ اپنی چیزوں کا خیال رکھنا اور ان کو سنبھال کر رکھنا یہ نعمت کی قدر ہے، اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور اپنی نعمتوں میں اضافہ بھی کرتے ہیں۔

چوتھا ہدف طلبہ سادگی اختیار کریں:

- سادگی یہ ہے کہ ہم لباس، کھانے پینے اور دیگر چیزوں میں سادگی اختیار کریں، اور دکھاوے کے لیے کوئی کام نہ کریں۔ یعنی ہم سادہ لباس پہنیں۔ ہر وقت مہنگے اور قیمتی لباس پہننے سے بچیں، سادہ کھانا کھائیں، باہر کے کھانے جیسے برگر، بریانی وغیرہ اس سے اپنے آپ کو بچائیں۔

1 منٹ تربیت

○ ہمارا دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو سادگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے، اور اس میں ہمارے لیے فائدے ہی فائدے ہیں کیوں کہ سادہ لباس پہننے سے سنت کا ثواب بھی ملتا ہے، انسان سے تکبر اور دکھلاوا بھی دور ہو جاتا ہے۔ سادہ کھانا کھانے سے صحت ٹھیک رہتی ہے، انسان فضول خرچی کی عادت سے بچتا ہے، اور اس طرح بہت سی پریشانیوں سے انسان بچ جاتا ہے۔ لہٰذا ہم سادگی اختیار کرنے والے بنیں، اس میں ہماری دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

اہداف

پہلا ہدف: طلبہ اپنے اخلاق اچھے کریں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک مومن اچھے اخلاق کی وجہ سے (بہت زیادہ) روزے رکھنے والوں اور نمازیں پڑھنے والوں کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۷۹۸)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میں اس شخص کے لیے جنت کے اعلیٰ درجے میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے کر لے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۸۰۰)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک بندہ اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے بہت بڑے درجات اور عزت کے مرتبے حاصل کر لیتا ہے، اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہو۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۷۵۴)

۴ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکل و صورت میں سب سے زیادہ حسین تھے اور اخلاق میں بھی سب سے زیادہ اچھے تھے۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۳۵۴۹)

۵ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی: "اللہ سے ڈرو جہاں کہیں بھی ہو، اور برائی کے بدلے اچھائی کرو یہ اچھائی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۸۷)

۶ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اچھے اخلاق کی تعریف اس انداز سے بیان فرمائی: "اچھے اخلاق چہرے پر مسکراہٹ لانا، لوگوں کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا اور ان کو تکلیف دینے سے بچنا ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۰۰۵)

دوسرا ہدف: طلبہ صفائی اور پاکیزگی کو اپنانے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف کثرت سے رجوع کریں، اور ان سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔"

(البقرۃ: ۲۲۲)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مدینہ منورہ میں قبا کے رہنے والے کچھ لوگ صفائی و پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ان کی تعریف فرمائی: "اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف ہونے کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے۔"

(التوبۃ: ۱۰۸)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پاکیزگی ایمان کا (اہم) حصہ ہے۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ۲۲۳)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دل کو گناہوں سے پاک کرنے کی اہمیت اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سن لو! جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو تو سارا جسم (اور اس کے اعمال) صحیح ہوں گے اور اگر وہ خراب ہو تو سارا جسم خراب ہوگا، آگاہ رہو وہ دل ہے۔“

(صحیح البخاری، الرقم: ۵۲)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو بندہ بھی پاک وصاف (باوضو) ہو کر رات کو سوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی ہر کروٹ پر اس کے لیے دعا کرتا ہے،“ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اس لیے کہ یہ پاک وصاف ہو کر سویا ہے۔“

(المعجم الکبیر، الرقم: ۱۳۶۲۰)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضور ﷺ نے پاک صاف رہنے والوں کو خوش خبری سنائی ہے: ”بے شک میری امت کو قیامت کے دن اس حال میں بلایا جائے گا کہ ان کے اعضاءِ وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔“

(صحیح البخاری، الرقم: ۱۳۶)

تیسرا ہدف: طلبہ نظم وضبط کے پابند ہوں، اپنی چیزوں کو سلیقے سے رکھیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قرآنِ کریم نے انسان کے کام اور آرام کے وقت کو مقرر کر دیا ہے: ”یہ تو اسی نے اپنی رحمت سے تمھارے لیے رات بھی بنائی ہے اور دن بھی، تاکہ تم رات میں سکون حاصل کرو، اور دن میں اللہ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔“

(القصص: ۷۳)

1 منٹ تربیت

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے۔ یہ سب اس ذات کا مقرر کیا ہوا نظام ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کا علم بھی کامل۔"

(یٰس: ۳۸)

۳ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا" مفسرین نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:
"اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام میں نظم و ضبط اور ترتیب اور سلیقے کا لحاظ رکھنا دین میں مطلوب اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔"

(معارف القرآن، ۷/۴۱۷)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اسے پسند فرماتے ہیں کہ بندہ جب بھی کوئی کام کرے تو اسے سلیقے اور عمدہ طریقے سے کرے۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۷۷۶۰)

۵ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے دو خصلتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں، (ایک یہ تھی) کہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر عمل کو عمدہ اور درست طریقے سے انجام دینے کو لازم کر دیا ہے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۲۸۱۵)

چوتھا ہدف طلبہ سادگی اختیار کریں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خوب غور سے سنو بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۱۶۱)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پینے، اوڑھنے، اُٹھنے، بیٹھنے کسی چیز میں تکلف نہ تھا۔ کھانے میں جو سامنے آتا، تناول فرماتے، پہننے کو جو سادہ لباس مل جاتا، پہن لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرشِ زمین پر جہاں جگہ ملتی، بیٹھ جاتے۔

(شمائلِ ترمذی، باب ما جاء فی تواضع رسول اللہ ﷺ)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص (مشہور ہونے کے لیے) شہرت کا لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم: ۳۶۰۶)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"خوب کھاؤ پیو، دوسروں پر صدقہ کرو اور کپڑے بنا کر پہنو، اجازت ہے، بشرطیکہ فضول خرچی اور نیت میں فخر و غرور نہ ہو۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم: ۳۶۰۵)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سادگی اختیار کرو، تیر اندازی سیکھو اور (کبھی کبھار) ننگے پاؤں چلا کرو۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۲۱۴۳۶)

۲

سچائی

سچائی میں نجات ہے

1 منٹ تربیت

سچائی

اس ماہ کا تربیتی موضوع "سچائی" ہے۔

- سچ کہتے ہیں ہر ایسی بات کو جو حقیقت میں درست ہو اور کہنے والے کے دل میں بھی وہی ہو جو وہ زبان سے کہہ رہا ہے۔ مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ جھوٹ بولے، کیوں کہ ایک انسان میں جھوٹ اور اسلام دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مسلمانوں کو سچائی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔" (الاحزاب:۷۰)

- سچ بولنے والے کا دل مطمئن اور پُرسکون رہتا ہے، اگرچہ ممکن ہے کہ اس کو کچھ دیر کی پریشانی اٹھانی پڑے لیکن کامیابی اسی کو حاصل ہوگی۔ جھوٹ بولنے والے کو کچھ ظاہری فائدہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا دل پریشان رہتا ہے اور وہ ہمیشہ ناکام رہے گا۔
- سچ بولنا انبیا علیہم السلام اور نیک لوگوں کی نشانی ہے، سچ میں نجات ہے اور جھوٹ میں ناکامی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"بے شک سچ نجات دیتا ہے۔"

(جامع الاحادیث، الرقم: ۱۲۳۰۳)

- سچ بولنے سے تعلقات مضبوط اور پائیدار رہتے ہیں، جب کہ جس تعلق کی بنیاد جھوٹ پر ہو وہ آخر کار ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔
- حدیثِ مبارکہ میں جھوٹ بولنا منافق کی نشانی بتائی گئی ہے، یعنی جسے جھوٹ بولنے کی عادت ہے اس میں منافقوں کی عادت ہے اگرچہ وہ روزے رکھے اور نمازیں پڑھے۔ سچائی انسان کو متقی بناتی ہے اور متقی انسان کا ٹھکانہ جنت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جھوٹ سے بچیں اور کبھی بھی اپنی زبان کو جھوٹ سے گندا نہ کریں۔

واقعہ:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے بچپن سے ہی اپنے تمام معاملات کی بنیاد سچ پر رکھی۔ جب میں علم حاصل کرنے کے لیے مکہ مکرمہ سے بغداد جانے کے لیے نکلا تو میری والدہ نے مجھے خرچ کے لیے چالیس دینار دیے اور مجھ سے وعدہ لیا کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا، جب ہم ہمدان شہر پہنچے تو ڈاکوؤں نے ہم پر حملہ کر دیا اور قافلہ والوں کو روک لیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا:

تمھارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس دینار۔

وہ یہ سمجھا کہ میں اس سے مذاق کر رہا ہوں، اس لیے وہ مجھے چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ ایک دوسرے ڈاکو نے مجھے دیکھا تو مجھ سے پوچھا:

تمھارے پاس کیا ہے؟ میرے پاس جو کچھ تھا وہ میں نے اسے بھی بتا دیا، یہ سن کر وہ مجھے پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ اس سردار نے مجھ سے یہی بات پوچھی تو میں اسے بھی وہی بات بتلا دی۔

سردار: "تمھیں سچ بولنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟"

میں نے کہا: "میں نے اپنی والدہ سے سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا، اس لیے مجھے ڈر تھا کہ میں وعدہ نہ توڑ دوں۔"

یہ سن کر ڈاکوؤں کے سردار کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا اور کہنے لگا:

"تم تو اپنی والدہ سے کیے ہوئے عہد کو توڑنا نہیں چاہتے اور میں اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد میں خیانت کرنے سے بھی نہیں ڈرتا۔

پھر اس نے قافلے کا لوٹا ہوا تمام مال واپس کرنے کا حکم دے دیا اور کہنے لگا:

"میں آپ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔"

یہ منظر دیکھ کر اس کے ساتھیوں نے اپنے سردار سے کہا:

"چوری کرنے اور ڈاکا ڈالنے میں آپ ہمارے سردار تھے اس لیے آج توبہ کرنے میں بھی آپ ہمارے سردار ہیں۔"

سچ بولنے کی برکت سے ان سب ڈاکوؤں نے توبہ کر لی۔

"سچائی" کے موضوع کے تحت ہر ہفتے کے چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف: طلبہ ہمیشہ سچ بولنے والے بنیں:

- ایک مسلمان کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، چاہے اس میں کیسا ہی نقصان نظر آئے اور جھوٹ سے بچنا چاہیے، چاہے اس میں کیسا ہی فائدہ نظر آئے۔ سچے انسان کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے جب کہ جھوٹے کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور نہ ہی اس پر اعتبار کرتا ہے۔ ہمیشہ سچ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سچوں میں لکھ لیتا ہے، اور جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔
- جھوٹ بولنے والے کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے جو ہمیں تو محسوس نہیں ہوتی لیکن فرشتے اس کو محسوس کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے انسان سے دور ہو جاتے ہیں۔

1 منٹ تربیت

دوسرا ہدف: طلبہ مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں:

- جھوٹ ایسی بری عادت ہے جو ہر حال میں منع ہے، یہاں تک کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع کیا گیا ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مذاق میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ احادیث میں واضح طور پر اس سے منع کیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"خرابی ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے، خرابی ہے خرابی ہے۔"

واقعہ:

- ایک مرتبہ ایک عورت نے اپنے چھوٹے بچے سے کہا: "تم میرے پاس آؤ میں تمھیں ایک چیز دوں گی۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "اگر یہ تمھارے پاس آ گیا تو اس کو کیا دو گی؟" انھوں نے عرض کیا: "ایک چھوہارہ دوں گی۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کچھ دینے کا ارادہ نہ ہوتا اور صرف بہلانے کے لیے ایسا کہا ہوتا تو یہ زبان کا جھوٹ شمار ہوتا۔" (سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۹۹۱)

تیسرا ہدف: طلبہ اپنے عمل اور قول سے سچ کی دعوت دینے والے بن جائیں:

- سچائی پر قائم معاشرہ انتہائی پُرسکون معاشرہ کہلاتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی سچائی کو پسند کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سچ بولنے والے کا انجام اس دنیا میں بھی اچھا ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اس سچائی کو عام کرنے کے لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے دوستوں، گھر والوں اور رشتے داروں کو سچ کی فضیلت کے بارے میں بتائیں۔ خود بھی ہر ایک سے سچ بولیں۔

چوتھا ہدف: طلبہ سچے لوگوں کے ساتھ دوستی کریں:

- قرآن و حدیث کے مطالعے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان جیسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہے، اس کے اندر اسی طرح کی صفات اور عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔ حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اکیلا رہنا برے دوست کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے اور اچھے دوست کے ساتھ رہنا اکیلے رہنے سے بہتر ہے۔"

- لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اچھے اور سچے لوگوں کے ساتھ رہیں، اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیں اسی چیز کا حکم دیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اچھے بچوں سے دوستی رکھیں، اور برے بچوں سے دور رہیں۔

اہداف

پہلا ہدف: طلبہ ہمیشہ سچ بولنے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اس کتاب میں ابراہیم کا بھی تذکرہ کرو بے شک وہ سچائی کے خوگر نبی تھے۔"

(مریم:۴۱)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سچ کو لازم پکڑو اس لیے کہ وہ نیکی ہے، اور یہ دونوں (سچ اور نیکی) جنت میں لے جانے والی ہیں، اور جھوٹ سے بچو اس لیے کہ یہ برائی ہے، اور یہ دونوں (جھوٹ اور برائی) جہنم میں لے جانے والی ہیں۔"

(مسند احمد، الرقم:۵)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے علی! جھوٹ مت بولنا، سچ کی عادت بنالو (اس سے) اگرچہ دنیا میں تمھارا نقصان ہوگا لیکن آخرت میں کشادگی ہوگی۔"

(کنز العمال، الرقم:۸۲۰۷)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں بے چینی ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۵۱۸)

۵ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے سچائی ہی نے نجات دی اس لیے میں نے عہد کرلیا ہے کہ ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۴۴۱۸)

٦ حضرت لقمان علیہ السلام سے پوچھا گیا:

"آپ اتنے بلند مرتبے پر کس طرح پہنچے؟ انھوں نے فرمایا: ١ اللہ کا خوف ٢ بات کی سچائی، ٣ امانت کا پورا پورا ادا کرنا، ٤ بے فائدہ باتوں سے بچنا۔"

(الدر المنثور، فضائل صدقات، ص: ١٤٣)

دوسرا ہدف طلبہ مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولیں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، ہلاکت ہے، ہلاکت ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ٢٣١٥)

٢ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"تم ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دو۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ، ١٢٣/٦)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے پہنچا دے۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ٥)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جھوٹ چہرے کو کالا کر دیتا ہے۔"

(بیہقی فی شعب الایمان، الرقم: ٨٢٠١)

٥ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

"جھوٹ بولنا کسی طور بھی درست نہیں، نہ ہی سنجیدگی میں اور نہ مذاق میں"، پھر یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ، ١٢٣/٦)

1 منٹ تربیت

٦ حضرت یوسف بن اسباط رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

"سچ بولنے والے کو تین خصلتیں دی جاتی ہیں: ① زبان کی مٹھاس، ② چہرے کی کشش، ③ قدرتی رعب و ہیبت۔"

(بیہقی فی شعب الایمان، ۴/۲۲۳)

تیسرا ہدف: طلبہ اپنے عمل اور قول سے سچ کی دعوت دینے والے بن جائیں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔"

(الذاریات: ۵۵)

٢ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"بیٹا نماز قائم کرو اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو اور برائی سے روکو۔"

(لقمان: ۱۷)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب میری امت اچھی باتوں کا حکم کرنے اور بری باتوں سے روکنے کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی۔"

(جامع الاحادیث، الرقم: ۲۳۶۸)

٤ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"(یہ واقعہ اس لیے ہوا) تاکہ اللہ سچوں کو ان کی سچائی کا انعام دے، اور منافقوں کو اگر چاہے تو عذاب دے۔"

(الاحزاب: ۲۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نیک کام کی طرف رہنمائی کرنے والے کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا اس نیک کام کرنے والے کو ملتا ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۷۰)

چوتھا ہدف: طلبہ سچے لوگوں کے ساتھ دوستی کریں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہا کرو۔"

(التوبة: ۱۱۹)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تو تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔"

(مسند أحمد: ۲/۳۰۳)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اچھے اور برے دوست کی مثال مشک والے اور لوہے کی بھٹی والے جیسی ہے، مشک والے کے پاس سے تم محروم نہیں رہو گے، کیونکہ یا تو تم اس سے مشک خرید لو گے یا تمھیں اس کی خوش بو آئے گی، اور بھٹی والے سے یا تو کپڑے یا بدن جل جائے گا، ورنہ بدبو تو ضرور ہی آئے گی۔"

(صحیح البخاری: الرقم: ۲۱۰۱)

۴ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے نیک ساتھی ملنے کی باقاعدہ دعا مانگا کرتے تھے۔
حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں شام پہنچا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی عطا کردے۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۳۷۴۲)

۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

قرآنِ کریم میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگی:
"میرے پروردگار مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔"

(الشعراء: ۸۳)

۳

نماز کی اہمیت



1 منٹ تربیت

نماز

اس ماہ کا تربیتی موضوع "نماز" ہے۔

- عبادات میں سب سے بڑا درجہ نماز کا ہے، جسے دین کا ستون فرمایا گیا ہے اور قرآنِ کریم میں بے شمار جگہوں پر نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
- حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نصیحتیں فرمائیں، جن میں سے ایک یہ بھی تھی:

"جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔" (سنن ابن ماجۃ الرقم: ۴۰۳۴)

- حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: "آخری وقت میں جب زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے، اس وقت بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے "نماز" اور غلاموں کے حقوق کی تاکید فرمائی تھی۔" (سنن ابی داؤد الرقم: ۵۱۵۶)

اس لیے ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ نماز جیسی اہم عبادت اچھی طرح اہتمام سے ادا کرنے کی کوشش کرے اور اس میں بالکل کوتاہی نہ کرے۔

واقعہ:

ایک قلی (سامان اٹھانے والا مزدور) تھا جس پر لوگوں کو بہت اعتماد تھا، امانت دار ہونے کی وجہ سے لوگوں کا سامان وغیرہ بھی لے جاتا۔ ایک مرتبہ وہ سفر میں جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک شخص اس کو ملا۔

اس نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟

قلی نے کہا: فلاں شہر۔

وہ کہنے لگا: مجھے بھی جانا ہے، میں پاؤں سے چل سکتا تو تمہارے ساتھ ہی چلتا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم کرایہ پر مجھے خچر پر سوار کر لو؟

قلی نے کہا: ٹھیک ہے۔ وہ سوار ہو گیا۔

راستہ میں ایک جگہ آئی جس سے دو راستے نکلتے تھے۔

سوار نے پوچھا: کدھر کو چلنا چاہیے؟

قلی نے عام راستہ بتایا۔

سوار نے کہا: یہ دوسرا راستہ قریب کا ہے اور جانور کے لیے بھی آسانی کا ہے، گھاس اس پر خوب ہے۔

قلی نے کہا: میں نے یہ راستہ دیکھا نہیں۔

سوار نے کہا: میں بہت مرتبہ اس راستے پر گزرا ہوں۔

قلی نے کہا: اچھی بات ہے۔ اسی راستے پر چلتے ہیں۔ تھوڑی دور چل کر وہ راستہ ایک خوف ناک جنگل پر ختم ہو گیا۔ اور وہاں بہت سے مردے پڑے تھے وہ شخص سواری سے اترا اور کمر سے خنجر نکال کر قلی کو قتل کرنے لگا۔

قلی نے کہا: ایسا نہ کرو، یہ خچر اور سامان سب کچھ لے لو، یہی تمہیں چاہیے، مجھے قتل نہ کرو۔

وہ نہ مانا اور قسم کھالی پہلے تجھے ماروں گا پھر یہ سب کچھ لوں گا۔ قلی نے بہت عاجزی کی مگر اس ظالم نے ایک بھی نہ مانی۔

قلی نے کہا: اچھا مجھے دو رکعت آخری نماز پڑھنے دو۔

وہ مان گیا اور ہنس کر کہا: جلدی سے پڑھ لے ان مردوں نے بھی یہی کہا تھا مگر ان کی نماز نے کچھ بھی کام نہ دیا، اس قلی نے نماز شروع کی، اَلْحَمْدُ شریف پڑھ کر سورت بھی یاد نہ آئی ادھر وہ ظالم کھڑا بار بار کہہ رہا تھا نماز جلدی ختم کر۔

ادھر قلی کی زبان پر یہ آیت جاری ہوئی:

"اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ" (الآیۃ)(سُوْرَۃُ النَّمْلِ:۶۲)

یہ پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا کہ اچانک ایک سوار آیا جس کے سر پر چمکتا ہوا خود (لوہے کی ٹوپی) تھا اس نے نیزہ مار کر اس ظالم کو ہلاک کر دیا جس جگہ وہ ظالم مر کر گرا آگ کے شعلے اس جگہ سے اٹھنے لگے۔

یہ نمازی خود بخود سجدہ میں گر گیا۔ اللہ کا شکر ادا کیا۔ نماز کے بعد اس سوار کی طرف دوڑا۔

اس سے پوچھا: اللہ کے واسطے اتنا بتا دو کہ تم کون ہو، کیسے آئے؟

اس نے کہا: میں "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ" (الآیۃ) کا غلام ہوں، اب تم جہاں چاہتے ہو، جاؤ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

نماز کے موضوع کے تحت ہر ہفتے کے چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف: طلبہ کو سنت کے مطابق وضو کرنا آجائے:

- نماز اللہ تعالیٰ کی اہم عبادت ہے اس کی ادائیگی کے لیے وضو کا ہونا شرط ہے تا کہ انسان پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

"جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔" (جامع الترمذی،الرقم:۴)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ وضو سنت کے مطابق سیکھ کر اچھی طرح اطمینان سے کیا کریں، کیوں کہ جب ہم اچھی طرح وضو کریں گے تو ہمارے گناہ دُھل جائیں گے اور نماز میں ہمارا دل لگے گا۔

ہمیں وضو کے دوران پانی ضائع کرنے سے بھی بچنا چاہیے، کیوں کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اور اسے ضائع کرنا نعمت کی ناشکری ہے۔

دوسرا ہدف: طلبہ نماز وقت پر ادا کرنے والے بن جائیں:

- اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے، قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
"بے شک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے۔" (النساء:۱۰۳)
وقت نکل جانے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ قضا ہوتی ہے اور ایسی نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔
لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مسجد میں باجماعت نماز کی پابندی کریں۔ اس کے لیے اذان ہوتے ہی نماز کی تیاری، وضو وغیرہ شروع کر دیں اور وقت سے پہلے مسجد پہنچ جائیں، کیوں کہ جو شخص نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اس کو نماز ہی کا ثواب ملتا رہتا ہے۔
- بچیوں کو چاہیے کہ گھر میں جیسے ہی اذان کی آواز سنیں تو فوراً وضو کر کے نماز پڑھ لیں، یہی ان کے لیے زیادہ پسندیدہ ہے۔

تیسرا ہدف: طلبہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے والے بن جائیں:

- نماز کے تمام ارکان جیسے: قیام، رکوع، سجدہ، وغیرہ آرام آرام سے ادا کرنا نماز کا خشوع وخضوع کہلاتا ہے۔
جس طرح نماز میں خشوع وخضوع ضروری ہے اسی طرح اعضا کے ساتھ ساتھ دل میں بھی سکون ہونا چاہیے۔
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکون واطمینان سے نماز ادا فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی سکون واطمینان سے نماز ادا کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ ایسی نماز جو سنت کے مطابق ہو اور اطمینان سے پڑھی جائے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے، لیکن جو نماز جلدی جلدی بے توجہی سے پڑھی جائے اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔
- ہمیں بھی نماز سیکھ کر سنت کے مطابق اطمینان سے پڑھنی چاہیے۔

چوتھا ہدف: طلبہ نماز کے بعد مسنون اذکار کی پابندی کرنے والے بن جائیں:

- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ ہر نماز کے بعد تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے، اور مختلف اذکار اور دعائیں مانگا کرتے تھے۔
- ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح یہ دعا مانگنا بھی مسنون ہے:
"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ"
- اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کے بھی بہت سے فضائل ہیں۔ ہمیں ان فضائل اور برکات کو حاصل کرنے کے لیے نماز کے بعد مسنون اذکار کا اہتمام کرنا چاہیے۔

اہداف

پہلا ہدف: طلبہ کو سنت کے مطابق وضو کرنا آ جائے:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے، اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک دھولیا کرو۔"

(المائدة:۶)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بغیر وضو کے نماز قبول نہیں ہوتی۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمھاری خطاؤں کو مٹا دے اور تمھارے درجات بلند کردے۔۔۔ وہ وضو کو اچھی طرح کرنا ہے (سردی کی) تکلیف کے باوجود اور مسجد کی طرف کثرت سے جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۵۱)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ وضو کر رہے تھے، حضور ﷺ وہاں سے گزرے تو ان کو دیکھ کر فرمایا: "یہ کیا اسراف ہے؟" انھوں نے پوچھا: "کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں (بالکل) اگرچہ تم جاری نہر سے وضو کرو۔"

(سنن ابن ماجة، الرقم:۴۲۵)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص وضو کو مکمل (اور عمدہ) طور پر کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں اس کے لیے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جائیں گی۔"

(سنن ابن ماجه، الرقم:۴۵۹)

1 منٹ تربیت

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص وضو ہونے کے باوجود (ثواب کے لیے) دوبارہ وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔"

(سنن ابی داود، الرقم: ٦٢)

دوسرا ہدف طلبہ نماز وقت پر ادا کرنے والے بن جائیں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے۔"

(النسآء: ١٠٣)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: "کون سا عمل سب سے افضل ہے؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ٥٢٧)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس (٢٧) درجہ فضیلت رکھتی ہے۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ٦٤٥)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے پچیس ٢٥ درجے افضل ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو درجے زیادہ افضل ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، الرقم: ١٤١٣)

٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عورت کا اپنے گھر کے (بیرونی) کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور گھر کے اندرونی چھوٹے کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے سے بہتر ہے۔"

(سنن ابی داود، الرقم: ٥٧٠)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر وہ صرف نماز ہی کے ارادے سے مسجد آئے تو اس کے ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک خطا معاف ہوتی ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو۔"

(صحیح المسلم۔الرقم:۲۸۲)

تیسرا ہدف: طلبہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے والے بن جائیں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تمام نمازوں کا پورا پورا خیال رکھو، اور (خاص طور پر) بیچ کی نماز کا۔ اور اللہ کے سامنے باادب فرماں بردار بن کر کھڑے ہوا کرو۔"

(البقرۃ:۲۳۸)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت میں سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ اچھی اور پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے اتریں گے اور اگر وہ خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب نکلیں گے۔"

(سنن النسائی الرقم:۴۶۶)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے بھی چوری کر لے، صحابہؓ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ نماز میں سے کس طرح چوری کرے گا؟"

ارشاد فرمایا: "اس کا رکوع سجدہ اچھی طرح سے نہ کرے۔"

(مسند احمد الرقم:۱۱۵۵۳)

٤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تھا اس بات سے کہ ادھر اُدھر دیکھے یا کسی بے کار چیز میں مشغول ہو یا دل میں (نماز کے علاوہ) کسی چیز کا خیال لائے۔

1 منٹ تربیت

۵ حضرت حاتم زاہد بلخی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا:

"آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟" انھوں نے فرمایا: "اچھی طرح وضو کرتا ہوں پھر اس جگہ جہاں نماز پڑھنی ہو نہایت اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں اور ایسا سمجھتا ہوں کہ کعبہ میرے سامنے ہے دائیں طرف جنت اور بائیں طرف دوزخ ہے اور اسے اپنی آخری نماز سمجھ کر پڑھتا ہوں۔"

چوتھا ہدف: طلبہ نماز کے بعد مسنون اذکار کی پابندی کرنے والے بن جائیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تک بندہ نماز پڑھ کر باوضو اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اے اللہ! اس بندے کی مغفرت فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"

(سنن النسائی، الرقم: [illegible])

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یہ تسبیحات ایسی ہیں جنھیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی نقصان میں نہیں رہے گا، وہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ، الحمد للہ ۳۳ مرتبہ، اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۲۵۹)

۳ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں، (یعنی قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس)۔"

(سنن ابو داؤد، الرقم: ۱۵۲۳)

1 منٹ تربیت

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، وہ اگلی نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمے میں رہے گا۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۲۷۳۳)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رات کے آخری حصے (تہجد کے وقت) کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۴۹۹)

۴

کسی کو تکلیف نہ دیجیے



کسی کو تکلیف نہ دیجیے

اس ماہ کا تربیتی عنوان "کسی کو تکلیف نہ دیجیے" ہے۔

- اسلام امن وسلامتی کا دین ہے، اور دین صرف نماز پڑھنے، روزے رکھنے، زکوٰۃ دینے کا نام نہیں بل کہ یہ پوری زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ یعنی کون سا کام کس وقت، کیسے کرنا ہے اور کون سا کام نہیں کرنا، اس کی رہنمائی بھی ہمیں مذہب اسلام سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر ایک انسان کو راحت اور سکون پہنچانے کا ذریعہ بنیں اور کسی کو تکلیف نہ دیں۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔" (صحیح البخاری، الرقم: ۱۰)

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ہمیں واضح طور پر اس کی رہنمائی ملتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق پر یہاں تک کہ جانوروں اور پرندوں پر بھی رحم کریں اور ان کو تکلیف دے کر پریشان نہ کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "ہر مسلمان پر صدقہ (دینا لازم) ہے" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اگر اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو؟" فرمایا: "اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کرے پھر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ کرے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اگر وہ ایسا نہ کر سکے؟" فرمایا: "کسی مجبور و پریشان حال کی مدد کرے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟" فرمایا: "پھر اچھی بات کا حکم کرے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟" فرمایا: "پھر اپنے شر و فساد سے دوسرے کو محفوظ رکھے، یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"
(سنن الکبریٰ للبیہقی، ۴/۱۰۰)

- ہم روزانہ اپنے گھر، اسکول اور بازاروں میں، اپنے رشتے داروں، دوستوں اور اجنبی لوگوں سے ملتے ہیں، اب ہمارے سامنے دو راستے ہیں:

1. ہم جان بوجھ کر یا لاپرواہی سے لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا ذریعہ بن جائیں۔
2. ہم اپنے اعمال و اخلاق کی نگرانی کریں، اپنے رویے کا ہر وقت جائزہ لیتے رہیں، اور دوسروں کے آرام کا ذریعہ بنیں، یا کم از کم کسی کو تکلیف نہ دیں۔

واقعہ: ایک مرتبہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ چلتے چلتے ایک جگہ آرام کے لیے ٹھہر گئے۔ ایک صحابی تھکے ہوئے تھے وہ سو گئے۔ انہوں نے جانور اور سامان باندھنے کی رسی بھی اپنے قریب رکھی ہوئی تھی۔ کسی نے جا کر وہ رسی (مذاق میں) اٹھالی جس سے وہ صحابی گھبرا کر نیند سے اٹھ گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا:

" لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ "

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۰۰۴)

ترجمہ: "کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو ڈرائے"۔

واقعہ ۲: ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا اس کے بعد مالک کو بلا کر فرمایا: "اس جانور کے بارے میں تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟" (اس کے کھانے پینے کا پورا خیال رکھو)۔

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۲۵۴۹)

"کسی کو تکلیف نہ دیجیے" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف طلبہ اپنے کسی بھی عمل سے دوسروں کو تکلیف دینے سے بچیں:

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے ہر عمل سے بچنے کا حکم دیا ہے جس سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہو۔ سب سے زیادہ تکلیف پہنچانے کا ذریعہ ہاتھ اور زبان ہے، ہمیں ان دونوں کی سب سے زیادہ حفاظت کرنی ہے۔ زبان کی تکلیف کسی کو برا بھلا کہنا، کسی کو زبان دکھا کر چڑانا، دوسروں کے سامنے کسی کا عیب اور برائی بیان کرنا، کسی کی چغلی لگانا، وغیرہ ہے۔ ہاتھ سے تکلیف دینے میں یہ بھی شامل ہے کہ کسی کی چیز مذاق میں چھپا دی، گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر بیل زور زور سے بجانی شروع کر دی، کسی کو مارا یا دھکا دیا، وغیرہ۔
- ہمارا فرض ہے کہ ہم ان سب اور ان جیسے دوسرے تکلیف دینے والے کاموں سے بچیں۔

دوسرا ہدف طلبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے والے بن جائیں:

- جس طرح ہر چیز کا حق ہے اسی طرح راستے کا بھی حق ہے، اور راستے کا حق یہ ہے کہ ہم اس پر چلنے والے مسافروں کے لیے سہولت اور آسانی پیدا کریں اور ان کو تکلیف سے بچائیں۔ راستے کو صاف ستھرا رکھیں، اس پر کچرا نہ پھینکیں، بل کہ اس سے آگے بڑھ کر اسلام تو ہمیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ راستے میں اگر کوئی تکلیف دہ چیز ہو تو اس کو اٹھا کر دور کر دیں، تاکہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عمل پر صدقے کا ثواب بھی ملتا ہے، اور یہ ہماری معاشرتی ذمہ داری بھی ہے، کیوں کہ جب ہم کسی دوسرے کو فائدہ پہنچائیں گے تو ایک دن یہ فائدہ ہم تک بھی ضرور پہنچے گا۔ اس کے لیے اگر ہم والدین سے پوچھ کر اپنے گھر کے باہر ایک ڈسٹ بن رکھ دیں، تو اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہو گا اور ہمارے گھر کے سامنے کی جگہ بھی صاف ستھری رہے گی۔

1 منٹ تربیت

تیسرا ہدف: طلبہ جانوروں اور پرندوں کو بھی تکلیف نہ دیں:

- اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی جانور پیدا کیے ہیں وہ ہمارے ہی فائدے کے لیے ہیں۔ اس لیے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کا خیال رکھیں اور ان کو تنگ نہ کریں۔ ان جانوروں اور پرندوں کا پیٹ بھرنا بھی ایک طرح کا صدقہ ہے۔ اگر ہمارے گھر میں پالتو جانور یا پرندے ہیں تو ان کے کھانے پینے کا خیال رکھنا تو اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ وہ بچے جو جانوروں کو تنگ کرتے ہیں یا ان سے اس طرح کھیلتے ہیں کہ ان کو تکلیف پہنچتی ہے، ایسے بچوں سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور کبھی کبھی وہ ان جانوروں کو ستانے کی وجہ سے کسی تکلیف یا مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں پرندوں کے لیے پانی رکھنا، ان کو دانہ ڈالنا ثواب کا کام ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک گناہ گار کو صرف اس لیے معاف کر دیا کیوں کہ اس نے ایک کتے کو پانی پلایا تھا۔

چوتھا ہدف: طلبہ ٹریفک قوانین کی پابندی کرنے والے بنیں:

- اسلام ہمیں اپنی زندگی اصول و ضوابط کے مطابق گزارنے کا حکم دیتا ہے۔ حکومت کے قوانین جو لوگوں کی بھلائی کے لیے بنائے جاتے ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنا بہت بُری بات ہے۔ انھی میں سے ایک ٹریفک کے قوانین ہیں جن کی پابندی کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قانون کے مطابق گاڑی یا موٹر سائیکل چلائیں، ایسی جگہ پارکنگ نہ کریں جس سے کسی کو تکلیف پہنچتی ہو، بغیر ضرورت ہارن نہ بجائیں، ٹریفک سگنل کی پابندی کریں، گاڑی چلاتے وقت صبر سے کام لیں اور دوسرے کو راستہ دینے کا اصول اپنائیں۔ پیدل چلتے ہوئے فٹ پاتھ پر چلیں، سڑک پار کرنے کے لیے جہاں پیدل چلنے کا پل ہو اس پر سے چل کر پار کریں، غلط سمت (رانگ وے) پر گاڑی نہ چلائیں۔ جب ہم ٹریفک کے قوانین کی پابندی لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے کریں گے تو اس کا ہمیں بہت ثواب ملے گا اور ہمارا معاشرہ بھی پُرسکون ہو جائے گا۔

ہمیں ان سب باتوں پر خود بھی عمل کرنا ہے، اور اپنے بڑوں کو بھی اس کی دعوت دینی ہے۔

1 منٹ تربیت

اہداف

پہلا ہدف طلبہ اپنے کسی بھی عمل سے دوسروں کو تکلیف دینے سے بچیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس کے ساتھ لڑنا جھگڑنا (اللہ تعالیٰ کی سخت ترین) نافرمانی ہے۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۴۸)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۰۰۴)

۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"ایک دن مجلس میں ایک عورت کا تذکرہ آیا کہ وہ بہت زیادہ نیک اعمال کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ عورت دوزخ میں جائے گی۔"

(مسند احمد ۲/۴۴۰)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اپنے بارے میں چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمھیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ۱ ہمیشہ سچ بولو، ۲ وعدہ کرو تو پورا کرو، ۳ اپنے ہاتھوں کو دوسروں کو تکلیف دینے سے بچاؤ۔"

(مسند احمد ۵/۳۲۳)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! لوگوں میں سے سب سے برے وہ لوگ ہیں جن کو لوگ ان کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۹۶)

1 منٹ تربیت

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(حقیقی) مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن بہت سی نمازیں، روزے اور زکوٰۃ (کا ثواب) لے کر آئے لیکن اس نے کسی کو برا بھلا کہا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا... تو اس کے نیک اعمال ان لوگوں کو دے دیے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۴۱۸)

دوسرا ہدف طلبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے والے بن جائیں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس بندے نے کسی مسلمان کی دنیا کی تکلیف کو دور کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور فرمائیں گے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۹۳۰)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک شخص راستے پر چل رہا تھا، اور اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اس کو وہاں سے ہٹا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس عمل پر اس کی مغفرت فرمادی۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۹۵۸)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا صدقہ ہے۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۲۹۸۹)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایمان کی ستر کے قریب شاخیں ہیں، ان میں سب سے افضل کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔"

(سنن النسائی، الرقم:۵۰۰۹)

1 منٹ تربیت

٥ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ایسا عمل ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت سے اس کو کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(سنن ابی داؤد، الرقم: ١٩٩٣)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انسان پر ہر دن اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دینا ضروری ہے۔" پھر فرمایا: "تمھارا راستے سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا صدقہ ہے، اپنے بھائی کو سلام کرنا صدقہ ہے۔"

(مسند احمد، ٥/١٦٨)

تیسرا ہدف: طلبہ جانوروں اور پرندوں کو بھی تکلیف نہ دیں:

١ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کے بارے میں فرمایا:

"اور چوپائے اسی نے پیدا کیے، جن میں تمھارے لیے سردی سے بچاؤ کا سامان ہے، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدے ہیں اور انھی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔"

(النحل: ٥)

٢ ایک شخص نے سوال کیا:

"یا رسول اللہ میں اپنے اونٹوں کے لیے پانی بھرتا ہوں تو دوسرے کا اونٹ آ کر اس میں سے پانی پیتا ہے، تو کیا اس کا مجھے ثواب ملے گا؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر تر جگر رکھنے والے (جاندار کو کھلانے پلانے) میں ثواب ہے۔"

(مسند احمد، ٢/٢٢٢)

٣ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ١٧٠٨)

1 منٹ تربیت

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک عورت کو اللہ نے اس بات پر عذاب دیا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، نہ خود اس کو کھانا پینا دیا اور نہ اس کو کھولا کہ وہ جا کر کچھ کھا لیتی، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ۲۲۴۲)

۵ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے چہرے پر مارنے اور آگ سے داغنے سے منع فرمایا ہے۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ۲۱۱۶)

چوتھا ہدف: طلبہ ٹریفک قوانین کی پابندی کرنے والے بنیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"راستے کو اس کا حق دو۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: "اس کا حق کیا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نگاہوں کی حفاظت کرنا، لوگوں کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۲۴۶۵)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم سرسبز راستے پر چلو تو اونٹ کو اس کا حق (چارہ) دو اور جب تم خشک راستے پر چلو تو تیزی سے چلو، اور جب تم رات کو آرام کا ارادہ کرو تو راستے سے ہٹ کر آرام کرو۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۲۵۶۹)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سوار کو چاہیے کہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔"

(مسند احمد، الرقم: ۳۲۵/۲)

۴ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت:

"(اے بیٹے) زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو۔ یقین جانو اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو۔"

(لقمان:۱۸)

۵ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

کہ ایک غزوے سے واپسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے قریب قریب خیمے لگائے جس سے راستہ تنگ ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کروایا: "جس نے ٹھہرنے کی جگہ یا راستے کو تنگ کیا اس کا جہاد قبول نہیں ہوگا۔"

(سنن ابی داؤد الرقم:۲۶۲۹)

۵

والدین اور اساتذہ کا ادب



والدین اور اساتذہ کا ادب

اس ماہ کا تربیتی عنوان "والدین اور اساتذہ کا ادب" ہے۔

- کہاوت مشہور ہے "باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب"، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو شخص ادب سے محروم ہے وہ بہت بڑی خیر و برکت سے محروم ہے، اور جس کے پاس ادب کی نعمت ہے اس کے پاس کامیابی کی کنجی ہے۔ اسلام ہمیں ادب کرنا سکھاتا ہے، بڑوں کا ادب، اساتذہ کا ادب، کتابوں کا ادب، وغیرہ۔
- والدین کو اللہ تعالیٰ نے عظیم مقام و مرتبہ عطا کیا ہے، اور بچوں کو حکم ہے کہ دل و جان سے والدین کا ادب کریں، ان کی خدمت کریں، ان کا کہنا مانیں اور کبھی بھی انھیں ناراض نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

"اور تمھارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمھارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف تک نہ کہو، اور نہ انھیں جھڑکو، بل کہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔ اور ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے ان کے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ اور یہ دعا کرو کہ: "رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا" (بنی اسرائیل: ۲۴)

- والدین ہمارے اوپر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہیں۔ یہ ہمارے والدین ہی ہیں جو ہمارا ہر طرح خیال رکھتے ہیں، خود تکلیف اٹھا کر ہمیں آرام پہنچاتے ہیں، ہمیں دنیا میں ایک کامیاب انسان دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم والدین کا ادب کریں، ان سے محبت کریں، ان کا کہنا مانیں اور ان سے بے جا ضد نہ کریں۔
- والدین کے ساتھ ساتھ ہمارے اساتذہ بھی ہمارے بہت بڑے محسن ہیں، جو ہمیں علم کی دولت سے آراستہ کرتے ہیں، ہماری اچھی تربیت کرتے ہیں اور ہمیں دنیا میں کامیاب انسان بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اساتذہ ہمارے روحانی والدین بھی ہیں اس لیے ان کا بھی ادب کرنا ہمارے لیے انتہائی ضروری ہے۔ جو بچہ اساتذہ کا ادب کرتا ہے اس کے علم میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتے ہیں، اور علم حاصل کرنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ ایسا بچہ نہ صرف یہ کہ اسکول کے امتحان میں کامیاب ہوگا، بل کہ وہ زندگی کے ہر امتحان میں سرخرو ہوگا اور کامیابی اس کے قدم چومے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

واقعہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو وحی کی کہ سمندر کے کنارے پر جاؤ اس کے اندر ایک عجیب چیز دیکھو گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام جن و انس کے ساتھ ساحل پر تشریف لے گئے۔ ایک جن سے آپ نے فرمایا: "اس سمندر میں غوطہ لگاؤ اور وہاں کی حالت مجھ سے بیان کرو۔"

اس نے ایک غوطہ مارا، کچھ دیر بعد اوپر آیا اور عرض کیا: "اے اللہ کے نبی! میں نے اس سمندر میں اتنے غوطے لگائے مگر اس کی تہہ کو نہ پہنچا اور نہ کوئی چیز مجھے نظر آئی۔"

آپ نے دوسرے جن سے فرمایا: "تم غوطہ لگا کر وہاں کی حالت مجھ سے بیان کرو۔" اس نے بھی غوطہ لگایا لیکن آ کر وہی جواب دیا جو پہلے والے نے دیا تھا۔

اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کو سمندر کا حال معلوم کرنے کا حکم دیا۔

انھوں نے اندر کا حال یہ معلوم کیا کہ ایک سفید کافوری قبہ ہے جس کے چار دروازے تھے، ایک موتی کا، ایک یاقوت کا، ایک ہیرے کا اور ایک سبز زمرد کا۔ سب دروازے کھلے ہوئے ہیں لیکن ایک قطرہ پانی بھی اندر داخل نہیں ہوتا حالاں کہ وہ قبہ سمندر کی تہہ کے اندر تھا جس کی گہرائی بھی بہت زیادہ تھی۔

اس قبے کے اندر ایک جوان صاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا: "تمھیں اس سمندر میں کس نے پہنچایا؟"

اس جوان نے جواب دیا: "اے اللہ کے نبی! میرے والد اپاہج اور والدہ نابینا تھیں میں نے ان کی ستر برس خدمت کی، جب میری والدہ وفات پانے لگیں تو انھوں نے مجھے دعا دی: "اے اللہ! میرے بیٹے کی عمر اپنی عبادت اور اطاعت میں لمبی فرما۔" اور والد نے وفات کے وقت یہ دعا دی: "اے اللہ! میرے بیٹے سے ایسی جگہ خدمت لے جہاں شیطان کا دخل نہ ہو۔" جب میں انھیں دفنا کر اس ساحل کی طرف آیا تو یہ قبہ نظر آیا میں اس کے اندر داخل ہوا اور ایک فرشتے نے مجھے سمندر کی گہرائی میں پہنچا دیا۔ میرے پاس ایک سبز پرندہ آتا ہے اور اپنی چونچ میں ایک زرد رنگ کی کوئی چیز لے آتا ہے۔ میں وہ کھاتا ہوں اور اس میں مجھے ساری دنیا کی نعمتوں کا مزہ آتا ہے۔"

حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: "دیکھو! والدین کی دعا کیسی مقبول ہوئی، اللہ تم پر رحم کرے والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ اے اللہ! تو مجھے بھی ان کی خدمت کی توفیق عطا فرما۔"

"والدین اور اساتذہ کا ادب" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف طلبہ والدین اور اساتذہ کی دل سے خدمت کریں:

- والدین اور اساتذہ ہمارے لیے جس طرح ہر وقت فکر مند رہتے ہیں، اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں، ان کے کام آئیں اور ان کو آرام و راحت پہنچائیں۔ یہ سارے کام ہمیں دل کی خوشی سے کرنے

چاہییں، کیوں کہ جو اچھا اور نیک کام بھی دل کی خوشی سے کیا جاتا ہے اس کا ثواب بھی ملتا ہے اور وہ کام بھی بہت عمدہ انداز سے ہوتا ہے۔ والدین اور اساتذہ کی خدمت کرنے سے ان کی دعائیں ملتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ امی بازار سے جو سودا منگوائیں وہ فوراً لا کر دیں، بچیوں کو گھر کے کام کاج میں امی کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔ اساتذہ جو کام دیں اس کو بروقت مکمل کریں، اور خوب دل لگا کر محنت سے پڑھیں۔

دوسرا ہدف: طلبہ والدین و اساتذہ کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں اور ان کے لیے دعا کریں:

- والدین اور اساتذہ کے ساتھ ادب و احترام کا برتاؤ کرنا ایک اچھے انسان کی نشانی ہے، جو لوگ اپنے والدین اور اساتذہ کا ادب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے راستے کی ہر رکاوٹ دور کر دیتا ہے اور وہ ایک کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔ چند آداب ایسے ہیں جن کا خیال رکھنا ہمارے لیے انتہائی ضروری ہے:

۱ والدین اور اساتذہ سے تمیز سے بات کرنا	۲ ان کا کہنا ماننا	۳ ان کی طرف پاؤں نہ کرنا
۴ جب وہ بات کر رہے ہوں تو غور سے سننا	۵ ان سے آگے نہ چلنا	۶ ان کا نام لے کر نہ پکارنا
۷ لوگوں کے سامنے ان کا ذکرِ خیر کرنا	۸ ان کے لیے دعائیں کرنا	
۹ ان کے سامنے ادب سے بیٹھنا	۱۰ ان سے ہلکی (پست) آواز میں بات کرنا	

تیسرا ہدف: طلبہ والدین کو محبت کی نظر سے دیکھیں اور ان کی دعائیں لیں:

- اللہ تعالیٰ نے والدین کو اتنا بلند مقام دیا ہے کہ جب کوئی بچہ اپنے والدین کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، تو صرف دیکھنے ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب عطا کر دیتا ہے اور پورے دن میں جو بچہ جتنی بار دیکھے گا اتنی دفعہ یہ ثواب ملے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے لامحدود ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دینے سے خوش ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ والدین کے ساتھ محبت کا برتاؤ کریں، اور جتنا ہو سکے ان کو محبت کی نظر سے دیکھیں، اس کی برکت سے ہمارے کام بنتے چلے جائیں گے۔ لیکن جو بچہ اپنے والدین کو ناراض کرے یا ان کو غصے سے دیکھے اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں اور اس کے لیے مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

چوتھا ہدف: طلبہ اپنے جیب خرچ سے والدین و اساتذہ کے لیے کوئی تحفہ خریدیں:

- حدیثِ مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جو جیب خرچ ہمیں ملتا ہے، ہم اس میں سے تھوڑے تھوڑے پیسے بچائیں اور کبھی کبھی

1 منٹ تربیت

اپنے والدین اور اساتذہ کو کوئی چھوٹا سا گفٹ/تحفہ لے کر دے دیں۔ تحفے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہم کوئی بہت مہنگی چیز دیں، بل کہ کوئی بھی ایسی چیز جو کام آنے والی ہو وہ ہم وہ دے سکتے ہیں، مثلاً: اساتذہ کے لیے بال پین، پینسل، چھوٹی سی ڈائری، پین ہولڈر، وغیرہ۔ اسی طرح والدین کو ہم مسواک، پاکٹ کلینڈر، کافی مگ وغیرہ جیسی چیزیں ہدیہ دے سکتے ہیں۔

اہداف

پہلا ہدف طلبہ والدین اور اساتذہ کی دل سے خدمت کریں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ہم نے بنی اسرائیل سے پکا عہد لیا تھا کہ: "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے، اور والدین سے اچھا سلوک کروگے۔"

(البقرۃ:۸۳)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

(النساء:۳۶)

۳ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں کہ تمھارے پروردگار نے (درحقیقت) تم پر کون سی باتیں حرام کی ہیں، وہ یہ ہیں کہ ● اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

(الانعام:۱۵۱)

۴ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تعریف فرمائی ہے:

"اور وہ بڑے پرہیزگار تھے اور اپنے والدین کے خدمت گزار! نہ وہ سرکش تھے نہ نافرمان۔"

(مریم:۱۳، ۱۴)

1 منٹ تربیت

۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے مجھے ایک حرف بھی سکھایا میں اس کا غلام ہوں۔ وہ چاہے مجھے فروخت کرے یا غلام بنائے رکھے۔"

(تعلیم المتعلم، ص:۷۸)

٦ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ جو استاد کی قدر نہیں کرتا وہ کامیاب نہیں ہوتا۔"

(تعلیم المتعلم، ص:۳۲)

دوسرا ہدف طلبہ والدین واساتذہ کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آئیں اور ان کے لیے دعا کریں:

۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرح دعا مانگی:

"اے ہمارے پروردگار! جس دن حساب قائم ہوگا، اس دن میری بھی مغفرت فرمایئے، میرے والدین کی بھی۔"

(ابراہیم:۴۱)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمھارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انھیں اف تک نہ کہو، اور نہ انھیں جھڑکو، بل کہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔"

(بنی اسرائیل:۲۳)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھ ان کے والد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "ان کے آگے مت چلنا، مجلس میں ان سے پہلے مت بیٹھنا، ان کا نام لے کر مت پکارنا، ان کو برا بھلا مت کہنا۔"

(المعجم الاوسط، الرقم:۴۱۶۹)

1 منٹ تربیت

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمھاری اولاد تمھارے ساتھ حسنِ سلوک کرے گی۔"

(المعجم الاوسط، الرقم:۱۰۰۲)

۵ حضرت یوسف بن حسین رحمہ اللہ کا قول ہے:

"ادب سے علم سمجھ میں آتا ہے اور علم سے عمل درست ہوتا ہے اور عمل سے حکمت حاصل ہوتی ہے۔"

(آداب المتعلمین، ص:۱۰)

۶ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے نماز پڑھی ہو اور اپنے استاد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے لیے دعا نہ مانگی ہو۔"

(تعلیم المتعلم، ص:۲۱)

تیسرا ہدف: طلبہ والدین کو محبت کی نظر سے دیکھیں اور ان کی دعائیں لیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔"

(العنکبوت:۸)

۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

"کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: والدین سے اچھا سلوک کرنا۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۵۲۷)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو نیک اولاد اپنے والدین کو محبت سے دیکھتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب عطا کرتے ہیں۔"

(کنز العمال، الرقم: ۴۵۵۳۵)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم ۱۸۹۹)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تین لوگوں کی دعائیں ہمیشہ قبول ہوتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں:

① مظلوم کی دعا، ② مسافر کی دعا، ③ والد کی دعا اپنی اولاد کے لیے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۰۵)

چوتھا ہدف: طلبہ اپنے جیب خرچ سے والدین واساتذہ کے لیے کوئی تحفہ خریدیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آپس میں ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو، اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔"

(المعجم الاوسط، الرقم: ۷۲۴۰)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے۔"

(مسند احمد، ۳/۲۶۶)

۳ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا:

"میرے والد میرے مال کو بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اور تمھارا مال تو (در حقیقت) تمھارے والد ہی کا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، الرقم: ۲۲۹۱)

1 منٹ تربیت

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۵۳۵۲)

۵ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا:

کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کس طرح کیا جائے؟ انھوں نے فرمایا:
"تو ان پر اپنا مال خرچ کر، اور وہ تجھے جو حکم دیں اس کی تعمیل کر، ہاں اگر گناہ کا حکم دیں تو مت مان۔"

(الدر المنثور، ۵/۲۲۴)

٦

صبر و شکر



صبر و شکر

اس ماہ کا تربیتی عنوان "صبر و شکر" ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں بہت مختصر وقت کے لیے بھیجا ہے، ہر ایک انسان کو موت آنی ہے اور دنیا آخر کار فنا ہو جائے گی۔ پوری دنیا کے نظام کو چلانے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے سورۃ الملک میں بیان کیا ہے:

ترجمہ: "جس نے موت و زندگی کو پیدا کیا تا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔" (الملک:۲)

جب یہ دنیا عارضی ہے تو اس سے حاصل ہونے والے فوائد اور نقصانات بھی عارضی ہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کی تعلیم دی ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں۔ اگر نعمت حاصل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اگر نعمت چھن جائے یا کوئی تکلیف آئے تو صبر کریں، دونوں حالتیں ایمان والے کے لیے خیر کی ہیں۔ حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اس کے لیے سارے معاملات میں خیر ہی خیر ہے، اور یہ (خیر کا معاملہ) صرف اور صرف مومن کے لیے ہے، اگر اسے کوئی خوشی ملتی ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرتا ہے، یہ اس کے لیے بھلائی کی بات ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے خیر اور بھلائی کی بات ہے۔"

(الصحیح المسلم، الرقم: ۲۹۹۹)

- **شکر:** ہمارے پاس جو بھی نعمتیں ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں، لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم ان نعمتوں کا اپنی زبان سے بھی شکر ادا کریں اور اپنے عمل سے بھی۔ کیوں کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں گے نعمتیں بڑھتی رہیں گی، اور اگر ہم نے نعمتوں کی ناقدری یا ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ دینِ اسلام نے ہمیں ہر موقع کی جو دعا بتائی ہے وہ بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے، اسی طرح چیزوں کو احتیاط سے استعمال کرنا اور انھیں ضائع نہ کرنا بھی ایک طرح کا شکر ہے۔ مثلاً: اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں دی ہیں، اسکول کی کتابیں، پہننے کے کپڑے اور بہت کچھ دیا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی قدر کریں اور اگر ہم ان چیزوں کو استعمال نہیں کر رہے تو کسی دوسرے ضرورت مند کو دے دیں۔ یہ سب کام نیکی کے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

- **صبر:** صبر یہ ہے کہ جب کوئی تکلیف یا صدمہ پہنچے تو بندہ نہ زبان سے ناشکری کے کلمات نکالے، اور نہ ہی دل میں ناشکری کے خیالات لائے مثلاً: میرے ساتھ تو ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے، یہ کیا مصیبت آ گئی، وغیرہ۔ بل کہ ایسے

موقع پر انسان صبر کرے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اجر کی امید رکھے۔ مومن بندہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اور نعمت کے کم ہونے یا ختم ہو جانے پر صبر کرتا ہے۔ صبر کرنے والوں کے لیے بڑے فضائل ہیں اور قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر عطا کیا جائے گا۔

واقعہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے، سفر میں وہ زخمی ہو گئے، علاج کرنے والوں کو بلایا تو سب نے یہی کہا کہ پاؤں کاٹنا بہت ضروری ہے۔

پھر اسی دن آپ کے لاڈلے بیٹے کے سینے پر اونٹ نے لات ماردی اور وہ مر گیا، آپ نے یہ خبر سن کر فرمایا:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔"

ترجمہ: "تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔"

اور کہنے لگے یقیناً اس سفر میں ہم کو تکلیف بھی پہنچی، پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا:

"اے اللہ! میرے چار اعضاء تھے دو ہاتھ دو پاؤں، ایک تو نے لے لیا تین باقی بچ گئے اور میرے سات بیٹے تھے ایک کو تو نے لے لیا چھ باقی رہ گئے ہیں، پس میں تیری تعریف کرتا ہوں، اس پر جو تو نے دیا اور جو باقی بچا ہے، اس پر تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔" (اسمائے حسنیٰ ۲۲۳/۱)

- اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملا کہ پریشانیوں اور مصیبتوں میں بھی شکر ادا کیا جا سکتا ہے۔ وہ کیسے؟ اس کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم وہ نعمتیں سوچیں جو ابھی بھی ہمارے پاس ہیں۔

"صبر و شکر" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف طلبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے الحمد للہ کہنے والے بنیں:

- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑے ہی مہربان ہیں، وہ بندوں کو ہر وقت نعمتیں عطا کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنی زبان سے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کا ورد ہر وقت جاری رکھیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب کوئی بڑی نعمت حاصل ہوگی اس وقت ہم شکر ادا کریں گے، یہ ہماری غلطی ہے۔ بل کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی چھوٹی چھوٹی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اسے اپنی بڑی بڑی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ جیسے آپ کہیں جا رہے ہیں اور وہاں خیر و عافیت سے پہنچ گئے تو اب اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اے اللہ! تیرا شکر ہے ہم خیریت سے گھر پہنچ گئے اور راستے میں کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ آپ بازار سے سامان خریدنے گئے اور وہ مل گیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، کیوں کہ یہ بھی ممکن تھا کہ دکان بند ہوتی یا وہ سامان ہی ختم ہو جاتا، وغیرہ۔

دوسرا ہدف طلبہ لوگوں کا شکریہ ادا کرنے والے بنیں:

- اسلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر ہمیں کوئی انسان کسی قسم کا فائدہ پہنچائے یا راحت دے تو ہمیں اس کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔" اور شکر ادا کرنے کے لیے بہترین لفظ "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" ہے، یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔ ہمیں جس کسی سے فائدہ پہنچے جیسے کوئی ہمیں ہدیہ دے، ہمیں راستہ بتائے، کوئی نیکی کی بات بتائے، وغیرہ تو اسے ضرور "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتے ہیں اور انسانوں کے دلوں میں بھی محبت بڑھتی ہے۔

تیسرا ہدف طلبہ تکلیف پر صبر کرنے والے بنیں:

- ایک بزرگ فرماتے ہیں: جب مجھے کوئی تکلیف یا صدمہ پہنچتا ہے تو میں تین چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں: (۱) تکلیف اور صدمہ اس سے بڑا بھی ہوسکتا تھا، (۲) مصیبت دنیاوی ہے دینی نہیں یعنی الحمد للہ ایمان سلامت ہے، (۳) اللہ تعالیٰ نے تکلیف برداشت کرنے کی ہمت دی۔ یہ مشکلات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں، تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ایسے میں اچھا انسان وہ ہے جو صبر سے کام لے اور اللہ تعالیٰ یا لوگوں کے سامنے شکایت نہ کرے، بل کہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا رہے اور یہ سوچے کہ اس میں بھی میرے لیے کوئی بہتری ہوگی۔

چوتھا ہدف طلبہ تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں:

- ہمارا دین رحمت ہی رحمت ہے۔ دینِ اسلام نے تکلیف و مشکلات میں بھی اپنے ماننے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی ذات کو یاد کریں جو ان تمام تکلیفوں کو دور کرنے والی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی پریشانی، دکھ یا تکلیف آئے تو کثرت سے "اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے مصیبت میں اس دعا کے پڑھنے والوں کو قرآنِ کریم میں خوش خبریاں سنائی ہیں۔ جو شخص بھی مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سکون عطا فرمائیں گے اور دکھ، تکلیف کا اثر ختم ہو جائے گا۔

1 منٹ تربیت

اہداف

پہلا ہدف طلبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر کے الحمد للہ کہنے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جب تمھارے رب نے یہ اعلان فرما دیا تھا کہ اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقین جانو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔"

(ابراھیم:۷)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۳۳۸۳)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس عمل پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھائے تو اس کا شکر ادا کرے اور جب پیے تو اس کا شکر ادا کرے۔"

(صحیح المسلم، الرقم:۲۷۳۴)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو صاف ستھرا پانی پیے اور تکلیف کے بغیر گھر جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔"

(کنز العمال، الرقم:۸۶۲۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ:

جب کوئی خوشی کی چیز دیکھتے تو یہ فرماتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم:۳۸۰۳)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزہ رکھ کر صبر کرنے والا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۴۸۶)

دوسرا ہدف طلبہ لوگوں کا شکریہ ادا کرنے والے بنیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگوں کو شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۹۵۴)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفہ قبول کیا کرتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۹۵۳)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس کے ساتھ کوئی بھلائی کی گئی اور اس نے اس کے جواب میں "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہہ دیا تو اس نے اس شخص کے شکر کا حق ادا کر دیا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۰۳۵)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جسے کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے، اور اگر ایسا نہ کر سکے تو اس کی تعریف کر کے شکریہ ادا کرے، اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر ادا کر دیا۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۰۳۴)

۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر تم لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے بھائی کو "جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا" کہنے میں کتنا ثواب ہے تو تم کثرت سے ایک دوسرے کو کہنے لگو۔"

(مصنف ابن ابی شیبة،۲۶۰۴۱)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی تمھارے ساتھ بھلائی کرے تو اس کا بدلہ دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو اس کے لیے دعا کرو۔"

(مجمع الزوائد، الرقم:۱۳۱۴۳)

تیسرا ہدف: طلبہ تکلیف پر صبر کرنے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں ان کا ثواب انھیں بے حساب دیا جائے گا۔"

(الزمر:۱۰)

۲ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو یوں نصیحت کی:

"اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے اس پر صبر کرو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔"

(لقمان:۱۷)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نعمت کبھی کسی کو نہیں دی گئی۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۰۲۲)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"صبر (اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر) رضامندی ہے۔"

(کنز العمال، الرقم:۶۴۹۹)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔"

(کنز العمال، الرقم:۶۵۰۳)

1 منٹ تربیت

چوتھا ہدف: طلبہ تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ کہتے ہیں: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ، یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے خصوصی عنایتیں ہیں اور رحمت ہے۔"

(البقرۃ: ۱۵۶،۱۵۷)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عام لوگوں کی جو جماعت سب سے پہلے جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔"

(کنز العمال، الرقم: ۸۶۲۷)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اے انسان! اگر تو مصیبت کے ابتدائی وقت میں صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب دینے پر راضی نہیں ہوں گا۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۷۷۸۸)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کوئی ناگوار بات پیش آتی تو یہ فرماتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم: ۳۸۰۳)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ یہ کہے: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا تو اللہ اس کو مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ۹۱۸)

۷

دعا مانگنا



دعا مانگنا

اس ماہ کا تربیتی عنوان "دعا مانگنا" ہے۔

- اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے محبت کرتے ہیں، اور بندوں میں سے جو بندے اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں آسانی پیدا فرما دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرنے کے مختلف طریقے سکھائے۔ کہیں فرمایا بندہ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، کہیں فرمایا بندہ مخلوق کی خیر خواہی سے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک بہت ہی اہم ذریعہ "دعا" ہے۔ دعا عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "پکارنا"، کیوں کہ دعا مانگتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کو پکارا جاتا ہے اس لیے اس عمل کو دعا کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم اور احادیث میں دعا کے بہت سے فضائل آئے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ترجمہ: "اور تمھارے پروردگار نے کہا ہے کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ تکبر کی بنا پر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں، وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (الغافر:۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تمھیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمھیں تمھارے دشمن سے نجات دے اور تمھارا رزق تمھارے پاس (آسانی سے) لائے، وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو اپنی راتوں میں اور اپنے دنوں میں، اس لیے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔" (مجمع الزوائد، الرقم:۱۷۱۹۹)

ہم آج ہی سے نیت کر لیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے ہر کام میں پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اور یہ کام بہت آسان ہے اتنا کہ جب بھی کسی کام کا ارادہ کریں یا کوئی مشکل پیش آئے اگر ممکن ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیں، لیکن اگر اس کا وقت نہ ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل سے واقف ہے، ہمیں ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ جو کام بھی آپ دعا مانگ کر شروع کریں گے وہ آسانی سے ہو جائے گا اور اس میں برکت بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پابندی کے ساتھ دعا مانگنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

واقعہ: ایک مرتبہ حضرت بقی بن مُخلَّد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی:

میرے بیٹے کو بادشاہ نے قید کر رکھا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے میں چاہتی ہوں کہ اسے بیچ کر اپنے بیٹے کو قید سے چھڑا لوں، آپ کسی سے کہہ دیجیے: میرا گھر خرید لے، اس لیے کہ میرے دن کا سکون اور راتوں کا چین ختم ہو چکا ہے۔

حضرت بقی بن مخلد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن کر کہا:

تم جاؤ، میں تمہارے معاملے میں غور کروں گا۔ اس کے بعد وہ سر جھکا کر بیٹھ گئے اور اس کی رہائی کے لیے دعا مانگتے رہے اور اس واقعے کے تھوڑے دن بعد وہی عورت پھر واپس آئی اور اس مرتبہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا۔

وہ کہنے لگی: میرے بیٹے سے سنیے اس کے ساتھ کیا عجیب واقعہ ہوا۔

حضرت بقی رحمۃ اللہ علیہ نے واقعہ پوچھا:

وہ کہنے لگا: "مجھے بادشاہ نے ان قیدیوں کے ساتھ شامل کر دیا تھا جن کے پاؤں ہمیشہ زنجیر سے بندھے رہتے اور وہ بادشاہ کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن میں اپنے ذمہ کے کام کرنے کے لیے جا رہا تھا۔ پاؤں میں زنجیر بندھی ہوئی تھی کہ اچانک چلتے چلتے زنجیر پاؤں سے نکل گئی، مجھ پر جو سپاہی نگران تھا وہ مجھ پر غصہ ہونے لگا کہ پاؤں سے زنجیر کیوں نکالی؟

میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے پتہ بھی نہیں کہ یہ زنجیر میرے پاؤں سے کیسے نکلی ہے؟

اس پر اس نے لوہار کو بلوا کر دوبارہ میرے پاؤں میں زنجیر پہنا دی اور اس مرتبہ اس کی کڑیاں خوب اچھی طرح مضبوط گاڑ دی گئیں لیکن اس کے فوراً بعد میں اٹھ کر چلنے لگا تو زنجیر پھر نکل گئی۔

انھوں نے پھر اسے باندھا لیکن پھر چلا تو پھر زنجیر گر گئی۔

وہ لوگ بڑے حیران ہوئے اور اپنے راہبوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا:

"اس سے پوچھو! کیا اس کی ماں زندہ ہے؟"

میں نے کہا: "جی ہاں!"

انھوں نے کہا: "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دعا مانگی ہے اور اس کی دعا قبول ہو گئی ہے"۔

پھر راہبوں نے ان لوگوں کو مشورہ دیا کہ اب اسے چھوڑ دیا جائے۔ اس لیے انھوں نے مجھے چھوڑ دیا اور میں یہاں واپس آ گیا۔

حضرت بقی بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ نے زنجیر گرنے کا وقت پوچھا تو یہ ٹھیک وہ وقت تھا جب انھوں نے اس کی رہائی کے لیے دعا مانگی تھی۔ (اسمائے حسنیٰ: ۱/ ۳۸۷)

1 منٹ تربیت

"دعا مانگنا" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف طلبہ ہر نماز کے بعد کم از کم تین منٹ دعا مانگنے والے بنیں:

- نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی پیش کرتا ہے، یہ دونوں عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ لہٰذا نماز کے بعد ہمیں بہت زیادہ دعا مانگنی چاہیے کیوں کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے اس سے دعا کرے گا تو یقیناً وہ دعا فوراً قبول کی جائے گی۔ حدیثِ مبارکہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نماز کے بعد اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد کم از کم تین منٹ دعا مانگنے کو اپنی عادت بنالیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جب ہم کامل یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو وہ ضرور قبول ہوگی۔

دوسرا ہدف طلبہ ہر موقع کی مسنون دعا کا اہتمام کرنے والے بنیں:

- دعا ایک ایسی عبادت ہے جو ہم چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے سب جگہ کر سکتے ہیں، یعنی کھاتے وقت، سوتے وقت، بازار جاتے وقت، مجلس سے اٹھتے وقت، وغیرہ، اور طریقہ اس کا بہت ہی آسان ہے۔ وہ یہ کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مختلف مواقع کی جو دعائیں بتائی ہیں ہم ان کا اہتمام کرنے والے بن جائیں تو ان شاء اللہ ہمارا ہر عمل عبادت بنے گا اور ان دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ہمارے ساتھ ہو جائے گی۔ ہمیں چاہیے کہ روزمرہ کی مسنون دعائیں یاد کرلیں اور ان کو ہر موقع پر پڑھنے کا اہتمام کریں۔

تیسرا ہدف طلبہ اپنے بہن بھائیوں / دوستوں کو مسنون دعائیں سکھائیں:

- اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ جو نیک کام ہم خود کریں اسے ہمیں آگے پھیلانا ہے، اور اس کی دعوت دینی ہے۔ کیوں کہ ہمارے کہنے کی وجہ سے جو بندہ بھی نیک کام کرے گا، اس کا مکمل اجر ہمیں ملے گا اور اس بندے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ ایک طرح کا صدقۂ جاریہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے ثواب حاصل کرنے کے دروازے کھول دیے ہیں لہٰذا بندہ جو بھی نیک کام کرے اس کی لوگوں کو دعوت ضرور دے۔ ہمیں اپنے دوستوں کو مسنون دعائیں سکھانی ہیں اور ان کو دعائیں مانگنے والا بنانا ہے، ان شاء اللہ۔

چوتھا ہدف طلبہ والدین اساتذہ اور سارے مسلمانوں کے لیے دعائیں کرنے والے بنیں:

- حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ جو بندہ بھی اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو اس کی ہر دعا پر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے بھی یہ دعا قبول کرے۔ کتنا آسان ہے کہ ہماری دعا میں

1 منٹ تربیت

فرشتوں کی دعا شامل ہوجائے اور فرشتے ہمارے لیے دعا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی ہر دعا میں اپنے والدین اور اساتذہ کے لیے خاص طور پر دعا مانگیں اور اس کے علاوہ تمام مسلمانوں کے لیے بھی دعا مانگنے کا اہتمام کریں۔ کیوں کہ والدین اور اساتذہ کے لیے دعا کرنا تو ان کا حق بھی ہے، اور قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں والدین کے لیے دعا کرنے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔

اہداف

پہلا ہدف طلبہ ہر نماز کے بعد کم از کم تین منٹ دعا مانگنے والے بنیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۳۷۳)

۲ دعا کی قبولیت کی گھڑی:

"کس وقت کی دعا زیادہ مقبول ہے؟" فرمایا: "رات کے آخری حصے کی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۴۹۹)

۳ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو سیدھا ہاتھ اپنے سر مبارک پر ملتے اور یہ دعا مانگتے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیَ الْهَمَّ وَالْحَزَنَ۔"

(المعجم الاوسط، الرقم: ۲۴۹۹)

۴ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ نے فرمایا:

"فرض نماز کے بعد دعا مانگنا اس قدر افضل ہے جس قدر فرائض نوافل سے افضل ہیں۔"

1 منٹ تربیت

۵ رسول اللہ ﷺ کی دعا:

رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان الفاظ سے دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں بخل سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے اور آپ کی پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۵۶۷)

۶ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ نماز کے بعد اس طرح دعا مانگا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا بہت معاف کرنے والا ہے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، ۳۶/۷)

دوسرا ہدف: طلبہ ہر موقع کی مسنون دعا کا اہتمام کرنے والے بنیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تمھارے پروردگار نے کہا مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔"

(المؤمن: ۶۰)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔"

(مجمع الزوائد، الرقم: ۱۷۱۹۸)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعا عبادت کا مغز ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۳۷۱)

1 منٹ تربیت

۴ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

یارسول اللہ احکام تو اسلام کے بہت سے ہیں آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جس کو میں اپنا معمول بنالوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری زبان اللہ کے ذکر سے ہر وقت تر رہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۳۷۵)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو بندہ صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۳۳۸۸)

۶ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"میں اپنے بندے کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جس وقت وہ مجھ سے دعا مانگتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۳۸۸)

تیسرا ہدف طلبہ اپنے بہن بھائیوں / دوستوں کو مسنون دعائیں سکھائیں:

۱ حضرت لقمان علیہ السلام کی بیٹے کو نصیحت:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ان الفاظ کے ساتھ نصیحت کی:

"بیٹا نماز قائم کرو اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو اور برائی سے روکو۔"

(لقمان: ۱۷)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی نیک کام کی طرف کسی کی رہنمائی کی وہ ایسا ہی ہے جیسا وہ خود یہ نیک کام کر رہا ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۷۰)

1 منٹ تربیت

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی ایسا اچھا طریقہ جاری کرے جس پر لوگ عمل کریں اس کو اس کا اجر ملے گا اور جو کوئی اس پر عمل کرے گا اس کو بھی اس کا اجر ملے گا۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم:۲۰۳)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو بندہ ہدایت (اور نیکی) کی طرف بلائے تو اس کو اس نیکی پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا، اور اس کی وجہ سے نیک کام کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم:۲۰۶)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے۔"

(صحیح ابن حبان:۵۲۶/۱)

چوتھا ہدف: طلبہ والدین، اساتذہ اور سارے مسلمانوں کے لیے دعائیں کرنے والے بنیں:

۱ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کی:

"میرے پروردگار میری بھی بخشش فرما دیجیے، میرے والدین کی بھی، ہر اس شخص کی جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کی بھی۔"

(نوح:۲۸)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے زیادہ جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کی جائے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم:۱۵۳۵)

1 منٹ تربیت

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں قبول کی جاتی ہے، اس کے پاس ایک فرشتہ موجود رہتا ہے جب بھی وہ دعا کرتا ہے فرشتہ کہتا ہے اللہ تیرے لیے بھی یہ دعا قبول کرے۔"

(صحیح المسلم، الرقم: ۲۷۳۳)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے دعا کرتا ہے تو ایک مقرر فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے، اور کہتا ہے تیرے لیے بھی یہ دعا قبول ہو۔"

(صحیح المسلم، ۲۷۳۲)

۵ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جس نے پانچ وقت کی نماز کا اہتمام کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے پانچ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعا کی گویا اس نے والدین کا شکر ادا کیا۔"

(تفسیر الخازن، ۲۱۹/۵)

۸

سلام کرنا



1 منٹ تربیت

سلام کرنا

اس ماہ کا تربیتی عنوان "سلام کرنا" ہے۔

- دنیا کے ہر مذہب کے لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو گفتگو شروع کرنے سے پہلے ایک دوسرے سے کوئی کلمہ بطور سلام کہتے ہیں۔ یہ طریقہ دنیا کے تمام مہذب معاشروں میں اپنایا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کو ملاقات کے وقت سلام کرنے کا حکم دیا ہے، اور ایک ایسا کلمہ سکھایا ہے جس میں اپنے مسلمان بھائی کے لیے بہترین دعا بھی ہے، اور خود اپنے لیے نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی ہے۔ ملاقات کے وقت جو رسمی طور پر ایک جملہ کہا جاتا ہے اسلام نے اسے بھی مومن کے لیے عبادت کا درجہ دیا ہے، وہ جملہ ہے:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ"

ترجمہ: "تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔"

حدیث میں آتا ہے جو شخص ان الفاظ سے سلام کرے اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔ سلام کرنا اسلام کا ایک عظیم الشان حکم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نام "اَلسَّلَامُ" سے نکلا ہے، اور آپس میں محبت بڑھانے کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔ یہ سلام کرنا اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایک مسلمان تمام لوگوں کے لیے سلامتی اور امن کا باعث ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلسَّلَامُ" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین پر رکھ دیا ہے، تو اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ۔ اس لیے کہ مسلمان بندہ جب کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے اور انھیں سلام کرتا ہے اور وہ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں تو اس بندے کو ان پر ایک درجے کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے، اگر وہ اسے سلام کا جواب نہیں دیتے تو ان سے بہتر اور اچھی (مخلوق) اسے جواب دیتی ہے (یعنی فرشتے)۔" (المعجم الکبیر، الرقم: ١٠٣٩١)

سلام کرنے کے آداب:

سلام کرنے کے چند آداب مندرجہ ذیل ہیں:

١. "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہہ کر مکمل سلام کریں اور سلام کے الفاظ اچھی طرح ادا کریں۔
٢. سلام کے جواب میں بھی مکمل جواب یعنی "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہیں۔
٣. کوئی شخص کسی کا سلام پہنچائے تو جواب میں "وَعَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ" کہیں۔

1 منٹ تربیت

- کسی کو دور سے سلام کریں یا سلام کا جواب دیں تو ہاتھ سے اشارہ کرنا جائز ہے، لیکن زبان سے سلام کے الفاظ بھی ادا کرنے چاہئیں۔
- غیر مسلموں کو سلام کرنے کی ضرورت ہو تو ان الفاظ سے سلام کریں "اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی"۔
- کوئی غیر مسلم شخص سلام کرے تو اسے جواب میں صرف "وعلیکم" کہیں۔

واقعہ: ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ"۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سلام کا جواب دیا، پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"دس یعنی ان کے لیے سلام کرنے کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں"۔
پھر ایک اور صحابی آئے انھوں نے یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ"۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر وہ صحابی بیٹھ گئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیس یعنی ان کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں"۔
پھر ایک تیسرے صحابی آئے اور انھوں نے یوں سلام کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ"۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر وہ مجلس میں بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"تیس یعنی ان کے لیے تیس نیکیاں لکھی گئیں"۔ (سنن ابی داؤد، باب کیف السلام، الرقم: ۵۱۹۵)

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ"۔

ترجمہ: "بات کرنے سے پہلے سلام کرو"۔

(جامع الترمذی، الاستئذان، باب ما جاء فی السلام قبل الکلام، الرقم: ۲۶۹۹)

"سلام کرنا" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف: طلبہ اپنے بڑوں کو سلام کرنے والے بنیں:

- اسلام نے مختلف مواقع پر ہمیں سلام کرنے کا حکم دیا ہے۔ انھی میں سے ایک یہ ہے کہ اپنے سے بڑی عمر والوں کو بھی سلام کیا جائے کیوں کہ اسلام ہمیں بڑی عمر والوں کو عزت دینے کا حکم دیتا ہے اور عزت دینے میں یہ بھی شامل ہے کہ انھیں سلام کیا جائے۔ لہٰذا جو بھی ہم سے عمر میں بڑا ہو ہمیں چاہیے کہ اسے آگے بڑھ کر سلام کریں۔ اس طرح ہمیں ان کی دعائیں بھی ملیں گی، اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے۔ ہاں اگر وہ کسی کام میں مشغول

ہوں جیسے کہ تلاوت، نماز یا کھانا کھانے میں تو جب وہ فارغ ہو جائیں تب ان کو سلام کریں۔

دوسرا ہدف طلبہ سلام کرنے کے مواقع پر سلام کریں:

- ہمارے دین نے ہمیں ہر کام سلیقے سے کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہی حکم ہمیں سلام کرتے وقت بھی دیا اور بتا دیا کہ کہاں سلام کرنا ہے اور کہاں نہیں کرنا ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ گھر میں یا کلاس میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے سلام کریں، اس سے بہت زیادہ برکتیں ملتی ہیں، لیکن اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں لوگ سو رہے ہوں گے تو آہستہ آواز میں سلام کریں۔ سوار پیدل کو سلام کرے، چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔ بات کرنے سے پہلے سلام کریں، فون اٹھا کر پہلے سلام کریں۔ کئی آدمی ساتھ ہوں اور ان میں سے ایک نے سلام کر لیا تو سب کی طرف سے سلام ادا ہو گیا، اسی طرح پوری مجلس میں سے کسی نے جواب دیا تو وہ بھی سب کی طرف سے ادا ہو گیا۔ کوئی شخص کھانے، نماز، تلاوت میں مشغول ہو تو اس وقت سلام نہ کریں، اسی طرح کوئی بیت الخلا میں ہو تو اس وقت نہ سلام کرنا چاہیے اور نہ ہی سلام کا جواب دینا چاہیے۔

تیسرا ہدف طلبہ سلام کرنے میں پہل کریں:

- سلام کرنے میں پہل کرنا بہت بڑی نیکی ہے، اس میں صرف یہ فائدہ نہیں ہے کہ ثواب زیادہ ملتا ہے بل کہ اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان میں عاجزی آتی ہے اور تکبر ختم ہوتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں بھی ارشاد ہے کہ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دور ہے۔ نیکی ہمیشہ کام آتی ہے اور قیامت والے دن لوگ ایک ایک نیکی کے لیے پریشان ہوں گے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ سلام میں پہل کر کے زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما لیں۔ کوئی ہم سے ناراض ہے تو ہم اسے آگے بڑھ کر سلام کر لیں۔ ان شاء اللہ ہمارے اس عمل سے ناراضی دور ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی ہوں گے۔

چوتھا ہدف طلبہ سلام کو خوب پھیلانے والے بنیں:

- سلامتی اور امن اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرنے سے محبت بڑھتی ہے اور نفرت ختم ہوتی ہے۔ سلام پھیلانا امن قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ سلام کو خوب پھیلائیں۔ راستے میں چلتے ہوئے سب کو سلام کریں، بازار میں جا کر دکان داروں اور دیگر لوگوں کو سلام کریں۔ چاہے ہم انھیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ جب ہمارے گھر، محلے، بازار، اسکول، مدرسے، غرض ہر جگہ سلام پھیلے گا تو اس سے سلامتی اور امن آئے گا، لوگ پر سکون ہوں گے اور بے چینی اور بدامنی کا خاتمہ ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔

1 منٹ تربیت

اہداف

پہلا ہدف طلبہ اپنے بڑوں کو سلام کرنے والے بنیں:

۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بڑوں کو سلام کریں۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم:۵۱۹۸)

۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سلام کرنا اور حسنِ کلام ان چیزوں میں سے ہے جو مغفرت کو واجب کر دیتی ہیں۔"

(کنز العمال، الرقم:۲۵۲۵۸)

۳

حضرت کلدۃ بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے سلام نہیں کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "واپس جاؤ اور کہو السلام علیکم (پھر آؤ)۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۲۷۱۰)

۴

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ ایک جگہ تشریف لائے جہاں بچے کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم:۵۲۰۲)

۵

حضرت ابو عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جس کسی چھوٹے یا بڑے سے ملتے تو اسے سلام کرتے۔"

(مصنف عبد الرزاق، الرقم:۱۹۴۴۲)

٦ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمرے میں موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے سلام کیا اور پھر اس طرح اجازت لی:
"کیا عمر (کمرے میں) داخل ہوجائے؟"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۲۰۱)

دوسرا ہدف: طلبہ سلام کرنے کے مواقع پر سلام کریں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سوار کو چاہیے کہ پیدل کو سلام کرے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۱۹۹)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے اور جب اٹھ کر جانے لگے تو اس وقت بھی سلام کرے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۲۰۸)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک گزرنے والی جماعت کی طرف سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی ایک آدمی کا سلام کا جواب دینا کافی ہے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۲۱۰)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۹۹)

٥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو۔ یہ تمھارے لیے اور تمھارے گھر والوں کے لیے بھی برکت کا باعث ہوگا۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۹۸)

٦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص سلام سے پہلے بات کرے اس کو جواب مت دو جب تک کہ وہ سلام نہ کر لے۔"

(کنز العمال، الرقم: ۲۵۳۲۰)

تیسرا ہدف طلبہ سلام کرنے میں پہل کریں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔"

(کنز العمال، الرقم: ۲۵۳۰۰)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پسند وہ لوگ ہیں جو سلام میں پہل کریں۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۱۹۷)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق توڑے رکھے.... اور ان میں سے بہتر وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرلے۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۹۱۱)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ کے رسول! دو شخص آپس میں ملتے ہیں ان میں سے کون پہلے سلام کرے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ کو زیادہ راضی کرنے والا ہو (یعنی زیادہ راضی کرنا چاہتا ہو)۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۹۴)

٥ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دو چلنے والے جب آپس میں ایک دوسرے سے ملیں تو ان دونوں میں سے جو سلام میں پہل کرے وہ افضل ہے۔"

(سنن الکبریٰ للبیہقی، ۹/۲۰۳)

چوتھا ہدف: طلبہ سلام کو خوب پھیلانے والے بنیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور ایمان نہیں لاسکتے جب تک آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرلو، کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۵۱۹۳)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے تو اسے آپس میں (خوب) پھیلاؤ۔"

(المعجم الکبیر، الرقم: ۱۰۳۹۱)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو، اور کھانا کھلاؤ، اور سلام کو پھیلاؤ، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۱۸۵۵)

۴ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"کون سا اسلام بہتر ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سب لوگوں کو سلام کرو چاہے تم انھیں جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۱۲)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے زیادہ بخیل شخص وہ ہے جو سلام (کرنے) میں بھی بخل کرے اور سب سے زیادہ محتاج شخص وہ ہے جو دعا (مانگنے) سے عاجز ہو۔"

(المعجم الاوسط، الرقم: ۵۵۹۱)

٩

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت



1 منٹ تربیت

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت

اس ماہ کا تربیتی عنوان "پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت" ہے۔

- پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ ہم سب کو دنیا اور آخرت میں کامیاب کرنے والی اچھی اچھی باتیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھاری خاطر تمھارے گناہ معاف کردے گا۔" (آل عمران: ۳۱)

- یعنی جو بندہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے، اس طرح اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بھی معاف کردے گا، اور ہم سے محبت بھی کرے گا۔ تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت چاہیے اسے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں زندگی گزارنی چاہیے۔
- کسی بھی شخص سے محبت یا تو (۱) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے کی جاتی ہے، یا (۲) اس کے کمال کی وجہ سے، یا (۳) وہ بہت زیادہ لوگوں کو نعمتیں بانٹتا ہو:

(۱) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا سب زیادہ خوبصورت انسان بنایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قدرتی خوشبو آتی تھی، جس راستے سے آپ ایک دفعہ گزر جاتے بعد میں گزرنے والے کو پتا چل جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی یہاں سے گزرے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری انسانیت کے سردار کے طور پر منتخب فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اچھی صفات عطا فرمائیں، مثلاً: بہادری، سخاوت، صداقت، امانت، سچائی، صبر و تحمل، خیر خواہی، اچھے اخلاق وغیرہ، یعنی کسی بھی انسان میں جتنی اچھی سے اچھی صفات ہوسکتی ہیں وہ سب کی سب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل طور پر عطا فرمائی ہیں۔ یہاں تک کہ دشمن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمدہ صفات اور اخلاق کو مانتے تھے۔

(۳) دنیا میں کوئی کسی کو تحفہ دے تو وہ کتنا خوش ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب بھی آپ سے کسی شخص نے کوئی چیز مانگی تو آپ نے کبھی بھی دینے سے انکار نہیں کیا۔ اس کے

علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی سخاوت کیا کرتے تھے جیسے بہت تیز بارش برستی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بھی مال دیتے آپ فوراً ہی غریبوں میں بانٹ دیتے تھے۔

واقعہ ۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے اوپر ایک چادر تھی جو کُسم (سرخ رنگ) میں ہلکی سی رنگی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: "یہ کیا اوڑھ رکھا ہے؟"

مجھے اس سوال سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کے آثار معلوم ہوئے۔

میں گھر واپس آیا تو چولہا جل رہا تھا میں نے وہ چادر اس میں ڈال دی۔ دوسرے دن جب میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کے بارے میں پوچھا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ تو جلا دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنادی؟ عورتوں کے پہننے میں تو حرج نہیں تھا۔"

یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کمالِ اطاعت تھا کہ جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں اس کا استعمال فوراً چھوڑ دیا۔

واقعہ ۲: احد کی لڑائی میں جب مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی تو یہ خبر مشہور ہو گئی کہ (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شہید ہو گئے۔ اس خبر سے صحابہ رضی اللہ عنہم پر بہت برا اثر پڑا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت عمر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کو پریشان حال دیکھا تو پوچھا: "یہ کیا ہو رہا ہے کہ مسلمان پریشان نظر آ رہے ہیں؟" ان حضرات نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: "پھر حضور کے بعد تم زندہ رہ کر کیا کرو گے، تلوار ہاتھ میں لو اور چل کر شہید ہو جاؤ۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود تلوار ہاتھ میں لی اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

یہ کمالِ محبت تھی، ان کا مطلب یہ تھا کہ جس ذات (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے زندہ تھے وہ ہی نہیں رہی تو پھر اب زندہ رہ کر کیا کرنا ہے۔

"پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واطاعت" کے تحت مندرجہ ذیل چار ذیلی اہداف ہیں:

پہلا ہدف: طلبہ سنتوں کا اہتمام کرنے والے بن جائیں:

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کر کے ہمیں نہ صرف یہ کہ ثواب ملے گا، بل کہ اس سے دنیا میں بھی بے شمار فائدے ہیں۔ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ثبوت آپ کی سنتوں پر عمل کر کے دے سکتے ہیں۔ چند سنتیں یہاں ذکر کی جارہی ہیں، باقی آپ اپنے اساتذہ سے پوچھ کر، اور مطالعہ کر کے سیکھیں اور عمل شروع کردیں۔ چند سنتیں:

۱ ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

۲ ہر اچھا کام دائیں ہاتھ سے کرنا۔

۳ ہر نماز سے پہلے اور سونے سے پہلے مسواک کرنا۔

۴ ہر موقع کی مسنون دعا کا اہتمام کرنا۔

۵ لوگوں سے مسکرا کر ملنا، بات کرنے سے پہلے سلام کرنا۔

دوسرا ہدف: طلبہ صبح شام ایک وقت مقرر کر کے کم از کم ۱۰ مرتبہ درود شریف پڑھنا شروع کریں:

- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بڑھانے کا ایک بہت اچھا طریقہ کثرت سے درود شریف پڑھنا ہے، کیوں کہ جس کا ذکر زبان سے بار بار کریں گے اس کی محبت دل میں آئے گی، اور اس طرح ان کی اطاعت کرنا بھی آسان ہوگا۔ ایک مسلمان کے لیے درود شریف پڑھنا نہایت ہی خوش نصیبی کی بات ہے، جو ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔
- مشکلات اور پریشانی میں درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ مشکلات سے نکال دیتا ہے۔ جمعے کے دن خاص طور پر درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

تیسرا ہدف: طلبہ سیرت کا مطالعہ کرنے والے بن جائیں:

- اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پوری طور پر محفوظ ہے۔ اس لیے کہ ہمارے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پہنچا ہے۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس نعمت کی قدر کریں اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعے کی عادت بنالیں۔ جیسے جیسے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو جانیں گے، ویسے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پیدا ہوگی اور آپ کی پیروی کرنا آسان ہوگا۔

چوتھا ہدف: طلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنی پسند بنالیں:

- ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو چیزیں پسند تھیں ان کو اپنی پسند بنانا، یہ بھی محبت کی علامت ہے۔ سیرت کے مطالعے سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مندرجہ ذیل چیزیں پسند تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو استعمال فرمایا:

دودھ	شہد	کھجور	کدّو	سفید لباس	نماز پڑھنا	سرکہ	انجیر
انگور	جو کی روٹی	دستی کا گوشت		زیتون کا تیل		عطر/خوشبو	ثرید

ہمیں چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنی پسند بنائیں۔

اہداف

پہلا ہدف طلبہ سنتوں کا اہتمام کرنے والے بن جائیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر وہ بات یا ہر وہ کام جو اہمیت رکھتی ہو اس کو بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے، تو وہ بے قیمت (اور) خراب ہو جاتا ہے۔"

(مسند احمد ۲/۳۵۹)

۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں ہاتھ سے کام کرنا پسند تھا۔ آپ دائیں ہاتھ سے وصول کرتے، دائیں ہاتھ سے دیتے اور ہر کام میں دائیں طرف کو پسند فرماتے۔"

(سنن النسائی، الرقم: ۵۰۶۰)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑ جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۴۷)

۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

"مسواک قوتِ حافظہ کو بڑھاتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے۔"

(اتحاف السعادۃ: ص ۳۴۰)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"(کسی سے ملاقات کے وقت) بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۶۹۹)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر نیکی صدقہ ہے اور بے شک نیکی میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے (مسکرا کر) خوش اخلاقی سے ملو۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۷۰)

۱ منٹ تربیت

دوسرا ہدف طلبہ صبح شام ایک وقت مقرر کر کے کم از کم ۱۰ مرتبہ درود شریف پڑھنا شروع کریں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

(الاحزاب:۵۶)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔"

(صحیح المسلم، الرقم:۴۰۸)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس کے سامنے میرا تذکرہ آئے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے۔"

(المعجم الاوسط، الرقم:۲۷۶۷)

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۴۸۴)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔"

(مجمع الزوائد، الرقم:۱۷۰۲۲)

۶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے اوپر جمعے کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، الرقم:۱۶۳۷)

1 منٹ تربیت

تیسرا ہدف طلبہ سیرت کا مطالعہ کرنے والے بن جائیں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ تمھارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔"

(الاحزاب:۲۱)

۲ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔"

(آل عمران:۳۱)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۱۵)

۴ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

"میں نے بہت زیادہ عبادت تو نہیں کی ہے، لیکن مجھے اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو انسان جس سے محبت کرتا ہے قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۶۱۶۸)

۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جس میں یہ تین صفات ہوں:

۱ جو صرف اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرے۔
۲ اس کو اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ محبوب ہو۔
۳ اور ایمان کے بعد کفر میں جانا اس کو اتنا ناپسند ہو جتنا آگ میں کودنا۔"

(صحیح المسلم، الرقم:۴۳)

1 منٹ تربیت

چوتھا ہدف: طلبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند کو اپنی پسند بنا لیں:

١ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے شہد کا ذکر اس طرح فرمایا ہے:

"اس مکھی کے پیٹ سے وہ مختلف رنگوں والا مشروب (شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔"

(النحل:٦٩)

٢ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے دودھ کو نعمت کے طور پر ذکر فرمایا ہے:

"ہم تمھیں ایسا صاف ستھرا دودھ پینے کو دیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوش گوار ہوتا ہے۔"

(النحل:٦٦)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سرکہ بہترین سالن ہے۔"

(سنن ابو داؤد، الرقم:٣٨٢٠)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سفید رنگ کا لباس پہنو اس لیے کہ یہ تمھارے بہترین لباس میں سے ہے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:٩٩٤)

٥ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"آپ ﷺ کو دو چیزیں پسند تھیں: ١ میٹھی چیز اور ٢ شہد۔"

(صحیح البخاری، الرقم:٥٤٣١)

۱۰

وقت ضائع کرنے سے بچنا



1 منٹ تربیت

وقت ضائع کرنے سے بچنا

اس ماہ کا تربیتی عنوان "وقت ضائع کرنے سے بچنا" ہے۔

- حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "دو نعمتیں ایسی ہیں جس میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ۱ صحت اور ۲ فراغت (فارغ وقت)۔"

یعنی یہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جب تک کسی انسان کے پاس ہوں وہ اس کی قدر نہیں کرتا، دھوکے میں رہتا ہے کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے، یا میں ہمیشہ اسی طرح صحت مند رہوں گا، لیکن جب کوئی ایک نعمت چھن جائے، مثلاً وہ انسان بیمار ہو جائے یا مصروف ہو جائے تو پھر افسوس کرتا ہے۔

- اسلام نے اپنے احکامات میں وقت کا بہت زیادہ خیال رکھا ہے۔ نماز ایک مقررہ وقت پر فرض ہے، حج کے لیے وقت مقرر ہے، روزہ رکھنے اور کھولنے کے لیے وقت مقرر ہے۔ اگر کوئی شخص ان اوقات کا لحاظ نہ رکھے تو وہ ان عبادات کو صحیح طریقے پر ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ بھی اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر وقت کسی مفید کام میں لگے رہنے کا حکم دیا ہے اور فضول اور بے فائدہ کاموں میں وقت ضائع کرنے سے روکا ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ وقت زندگی ہے، وقت سونا چاندی سے زیادہ قیمتی ہے، کیوں کہ سونا چاندی اگر کھو جائے تو اس کو دوبارہ حاصل کرنا ممکن ہے، لیکن گیا ہوا وقت پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ جو شخص وقت ضائع کر رہا ہے گویا کہ وقت اسے ضائع کر رہا ہے، یہ اس کے لیے گھاٹے کا سودا ہے، اور کل جب یہ گزرے ہوئے وقت پر نظر کرے گا تو انتہائی افسوس کرے گا۔

- ہمارا ہر دن ایسے کاموں سے بھرا ہوا ہونا چاہیے جن پر ہم فخر کر سکیں، اگر ہم اسی وقت فی الفور کام کا آغاز نہیں کریں گے تو چاہے ہماری نیت کتنی ہی اچھی ہو عملی طور پر وہ کام نہیں ہوگا۔ کوئی بھی ضروری اور اہم کام اس امید پر نہ کرنا کہ کل کر لوں گا ایک سخت غلطی ہے، کیوں کہ جو کام ابھی ضروری ہے وہ نہیں کیا تو پھر کیا معلوم کہ موقع ملے یا نہ ملے۔ اکثر اوقات آج کا کام کل پر ٹال دینے سے ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے، اور اسی طرح ہماری ساری عمر غفلت میں بسر ہو جاتی ہے۔

واقعہ ۱: عامر بن قیس ایک زاہد تابعی تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا:

"آؤ بیٹھ کر باتیں کریں۔"

عامر بن قیس نے جواب دیا: "**تو پھر سورج کو ٹھہرا لو۔**" یعنی زمانہ تو ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور گزرا ہوا زمانہ واپس

نہیں آتا۔اس لیے ہمیں اپنے کام سے غرض رکھنی چاہیے اور بے کار باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

واقعہ ۲: علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ کی چھوٹی بڑی کتابوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے، وہ اپنی عمر کا ایک منٹ بھی ضائع نہیں کرتے تھے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ اپنے روزنامچہ میں ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"مجھے ان لوگوں پر افسوس ہے جو کھیل تماشے میں لگے رہتے ہیں، ادھر ادھر بلا مقصد گھومتے رہتے ہیں، بازاروں میں بیٹھ کر آنے جانے والوں کو گھورتے ہیں اور قیمتوں کے اتار چڑھاؤ پر گفتگو کرتے رہتے ہیں۔"

واقعہ ۳: شیخ جمال الدین قاسمی کے بارے میں لکھا ہے کہ شیخ اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کی قدر فرماتے تھے، سفر میں ہوں یا حضر میں گھر میں ہوں یا مسجد میں مسلسل مطالعہ اور تالیف کا کام جاری رکھتے تھے۔

ان کے جیب میں ایک نوٹ بک اور قلم پڑا رہتا تھا، جس کے ذریعے وہ اہم اور ضروری بات لکھ لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ وہ ایک قہوہ خانے کے سامنے کھڑے تھے، جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا وہ لوگ بے کار باتوں میں مشغول تھے، نہایت افسوس کے ساتھ اپنے ساتھی سے فرمایا:

"میرا دل چاہتا ہے کہ وقت کوئی ایسی چیز ہوتی جو بیچی یا خریدی جا سکتی تو میں ان سب لوگوں کے اوقات خرید لیتا۔"

"وقت ضائع کرنے سے بچیں" کے تحت چار ذیلی اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا ہدف طلبہ پورے ہفتے کا نظام الاوقات بنائیں اور اس پر عمل کریں:

- نظم و ضبط اور ترتیب سے جو کام بھی کیا جائے اس میں عمدگی ہوتی ہے اور کم وقت میں زیادہ کام ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے بھی اس دنیا کو ایک نظام الاوقات اور ٹائم ٹیبل کے تحت چلایا ہے۔سورج اپنے وقت پر نکلتا ہے اور چاند اپنے وقت پر۔سردی اپنے وقت پر آتی اور گرمی اپنے وقت پر۔لہٰذا اس میں انسانوں کے لیے ایک بڑا پیغام ہے کہ وہ بھی اپنے کاموں کا نظام الاوقات بنا کر اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ٹائم ٹیبل سے کاموں کی ترتیب سامنے رہتی ہے۔اہم کام پہلے کر لیے جاتے ہیں، وقت ضائع نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے سارے کام خوش اسلوبی سے انجام پاتے ہیں۔ہمیں چاہیے کہ آج ہی سے اپنے لیے ایک ٹائم ٹیبل بنا لیں اور اس پر سختی سے عمل شروع کر دیں۔

دوسرا ہدف طلبہ رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کی پابندی کریں:

- اسلام صبح جلدی اٹھنے کا حکم دیتا ہے۔اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وقت کی بہت قدر کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ

مسلمان اپنے دن بھر کے اعمال کو کامل عزم کے ساتھ کرے کیوں کہ دن کے ابتدائی حصے میں برکت ہے جس کی وجہ سے کم وقت میں زیادہ کام ہو جاتے ہیں۔ دنیا بھر کی جو قومیں صبح صبح اپنے کاموں کا آغاز کرتی ہیں وہ کامیاب رہتی ہیں۔ اسلام نے ہمارے لیے فجر کی نماز فرض کر کے صبح اٹھنے کو لازمی کر دیا ہے۔ صبح کے وقت جلدی اٹھنا اسی وقت ممکن اور آسان ہوتا ہے جب انسان رات کو جلدی سو جائے۔ اس طرح نیند پوری ہونے پر وہ ترو تازہ ہوتا ہے، کام میں دل لگتا ہے اور وقت ضائع نہیں ہوتا۔ پھر رات جلدی سونے اور صبح سویرے اٹھنے سے صحت بھی اچھی رہتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ رات کو وقت ضائع کرنے سے بچیں اور عشا کی نماز کے بعد جلدی سونے کا اہتمام کریں، تا کہ ہم فجر کی نماز کے لیے صبح آسانی سے اٹھ سکیں۔

تیسرا ہدف طلبہ وقت ضائع کرنے والی چیزوں سے بچیں:

- وقت کو بے قیمت سمجھنا اور اس کو ضائع کرنا ایک ایسا نقصان ہے جسے پورا کرنا ناممکن ہے، کیوں کہ ایک مرتبہ جب وقت گزر گیا تو وہ کبھی واپس نہیں آسکتا۔ کامیاب لوگ اپنے وقت کی قدر پیسے اور سونے سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں وقت ضائع کرنے والی تمام چیزوں کو چھوڑنا ہوگا۔ کیوں کہ ہر وہ چیز جو ہمارے نہ دین کے کام کی ہو اور نہ دنیا کے کام کی وہ ہمارا وقت ضائع کر رہی ہے، لہٰذا ہم کوشش کریں کہ ہمارا وقت موبائل، گیم، فیس بک اور واٹس ایپ وغیرہ پر ضائع نہ ہو، بل کہ ہم انٹرنیٹ اور کمپیوٹر وغیرہ کو مفید کاموں کے لیے استعمال کریں۔

چوتھا ہدف طلبہ پابندی سے ورزش کرنے والے بنیں:

- حدیث مبارکہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ صحت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا ہمیں اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہیے۔ عام طور پر جو لوگ ویڈیو گیم یا موبائل وغیرہ میں وقت ضائع کرتے ہیں، زیادہ بیٹھے رہنے اور اسکرین کو مستقل دیکھنے کی وجہ سے ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور بیماریاں ان کو گھیر لیتی ہیں۔ اس کے مقابلے میں جو لوگ پابندی سے ورزش کرتے ہیں بیماریاں ان کے قریب نہیں آتیں اور کبھی کسی وجہ سے کوئی بیماری آئے بھی تو ان کے جسم اور ذہن کی مضبوطی کی وجہ سے بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ صبح فجر کی نماز کے بعد کسی قریبی پارک یا کسی میدان میں تیز بھاگنے اور ورزش کرنے کو معمول بنا لیں۔ کیوں کہ صبح کے وقت فضا آلودگی سے پاک ہوتی ہے اور تازہ ہوا میں سانس لینے سے جسمانی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔

1 منٹ تربیت

اہداف

پہلا ہدف طلبہ پورے ہفتے کا نظام الاوقات بنائیں اور اس پر عمل کریں:

١ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"نہ تو سورج کی یہ مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے آگے نکل سکتی ہے، اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔"

(یٰس:۴۰)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی جب دو فرشتے یہ آواز نہ دیتے ہوں کہ "اے ابن آدم! میں ایک نیا دن ہوں اور تیرے اعمال کا مشاہدہ کر رہا ہوں، لہٰذا مجھ سے پورا فائدہ اٹھا لے کیوں کہ میں قیامت کے دن تک پھر نہیں آؤں گا۔"

(حلیة الاولیاء ۲/۳۰۳)

٣ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پانچ کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو،

1. زندگی کو موت سے پہلے
2. فراغت کو مشغولیت سے پہلے،
3. خوش حالی کو تنگ دستی سے پہلے
4. جوانی کو بڑھاپے سے پہلے
5. صحت کو بیماری سے پہلے۔"

(مصنف ابن ابی شیبة ۸/۱۲۷)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تمھارے رب کا تم پر حق ہے، اور تمھارے جسم کا بھی تم پر حق ہے، اور تمھارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا ہر حق دار کو اس کا حق دو۔"

(صحیح البخاری، الرقم:۱۹۶۸)

٥ امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وقت وہ قیمتی ترین چیز ہے جس کی حفاظت کا تمھیں ذمہ دار بنایا گیا ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ یہی وہ چیز ہے جو تمھارے پاس نہایت آسانی سے ضائع ہو رہی ہے۔"

(شذورات الذهبیه ۴/۱۹۵)

٦ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اے ابن آدم! تو تھوڑے دنوں کا مجموعہ ہے، پس جب تیرا ایک دن گزرتا ہے تو تیری زندگی کا کچھ حصہ ڈھل جاتا ہے۔"

(بیہقی فی شعب الایمان، الرقم:۱۰۶۹۳)

دوسرا ہدف: طلبہ رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھنے کی پابندی کریں:

۱ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو۔"

(الاحزاب:۴۱)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے اس طرح دعا فرمائی:

"اے اللہ! میری امت کے لیے صبح سویرے کے وقت میں برکت عطا فرما۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم:۲۶۰۶)

۳ حدیثِ مبارکہ کا مفہوم ہے:

"شیطان بندے کے سر کے پاس تین گرہیں لگاتا ہے، جب بندہ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرلے، پھر وضو کرے اور نماز پڑھ لے تو تینوں گرہیں کھل جاتی ہے اور وہ سارا دن چست و ہشاش بشاش رہتا ہے۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم:۱۳۲۹)

۴ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا سے پہلے سونے اور عشا کے بعد (بے فائدہ) باتیں کرنے سے منع فرماتے تھے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۶۸)

۵ حضرت صخر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جہاد کے لیے کسی جماعت کو سفر پر بھیجتے تو انھیں صبح سویرے روانہ کرتے۔"

(جامع الترمذی، الرقم:۱۲۱۲)

٦ صبح کے وقت کی برکت:

حضرت صخر ایک تاجر پیشہ شخص تھے، وہ تجارت کے لیے اپنے کارندوں کو صبح سویرے بھیجتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا مال اتنا بڑھا دیا کہ ان کو اپنا مال رکھنے کے لیے جگہ کم پڑ گئی۔

(مسند أحمد ۴۱۶/۳)

تیسرا ہدف: طلبہ وقت ضائع کرنے والی چیزوں سے بچیں:

١ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول (اور بے فائدہ) کاموں کو چھوڑ دے۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۳۱۷)

٢ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن آدمی کے قدم اپنی جگہ سے نہ ہل سکیں گے جب تک پانچ سوالوں کے جواب نہ دے لے: ① عمر کہاں گزاری، ② جوانی کس کام میں لگائی، ③ مال کہاں سے کمایا، ④ مال کہاں لگایا، ⑤ اپنے علم پر کتنا عمل کیا۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۴۱۶)

٣ بے فائدہ بات سے بچنا:

ایک شخص کا انتقال ہو گیا، لوگوں نے اس کے بارے میں کہا اس کو جنت کی خوش خبری ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(ایسا نہ کہو) تمھیں کیا معلوم، ہو سکتا ہے اس نے کبھی ایسی بات کی ہو جو (دنیا یا آخرت کے اعتبار سے) بے فائدہ ہو۔"

(جامع الترمذی، الرقم: ۲۳۱۶)

٤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں جانے کے بعد آدمی کو کسی چیز کا افسوس نہیں ہو گا، سوائے اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزری ہو گی۔"

(المعجم الکبیر، ۲۰/۹۳)

۵ ایک بزرگ فرماتے ہیں:

"برف بیچنے والے کی تجارت کو دیکھ کر مجھے سورۃ العصر کی تفسیر سمجھ میں آگئی کہ اگر انسان ذرا بھی غفلت سے کام لے گا تو اس کا سرمایہ یعنی وقت پانی بن کر بہہ جائے گا۔"

(تفسیر القرآن: ۸۱۳/۸)

چوتھا ہدف: طلبہ پابندی سے ورزش کرنے والے بنیں:

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دو نعمتیں ایسی ہیں جس میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں، صحت اور فارغ وقت۔"

(صحیح البخاری، الرقم: ۶۴۱۲)

۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"طاقتور اور قوی مومن بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے۔"

(سنن ابن ماجۃ، الرقم: ۷۹)

۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نشانہ بازی اور گھڑ سواری سیکھو۔"

(سنن ابی داؤد، الرقم: ۲۵۱۳)

۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت عمر اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما میں دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے تو بولے: "ربِ کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔" کچھ عرصہ بعد دوبارہ مقابلہ ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے نکل گئے، فرمایا: "ربِ کعبہ کی قسم میں جیت گیا۔"

(کنز العمال ۲۲۲/۱۵)

۵ حضرت بلال بن سعد فرماتے ہیں:

"میں نے صحابہ کو دیکھا، وہ نشانوں کے درمیان دوڑتے تھے اور بعض بعض سے ہنسی مذاق کرتے تھے، ہنستے تھے، ہاں جب رات آتی تو عبادت میں مشغول ہو جاتے۔"

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۲۱۵/۶)

CB.SC

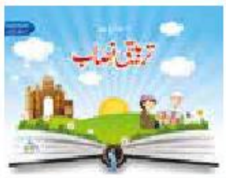
Character Building of School Children

Character Building of School Children

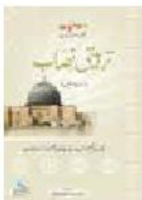
- اسکول کے بچوں کے لیے تربیتی نظام (Tarbiyah Project) جس کے ذریعہ اساتذہ اور والدین مل کر تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی بہترین تربیت بھی کرسکیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔
- بچوں کی بچپن ہی سے دینی خطوط پر تعلیم وتربیت کے لیے دوسالہ مونٹیسوری اور پہلی تا آٹھویں کلاس کے لیے اسلامیات کا نصاب جو کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان کے متعین کردہ خطوط کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔
- اسلامیات کے نصاب کو بہتر طور پر پڑھانے کے لیے ٹیچرز گائیڈ جس کے ذریعہ نصاب پڑھانا آسان ہوگا۔
- اساتذہ کے تدریسی مسائل میں معاونت کے لیے ٹیچرز ٹریننگ، جس میں نبوی طریقۂ تعلیم، بچوں کی نفسیات اور کلاس کنٹرول جیسے اہم موضوعات شامل ہیں، جو ہر استاد کی ضرورت ہیں۔











Character Building of School Children

92-21-34944665-6
92-331-3259464
maktab2006@hotmail.com
www.maktab.com.pk

Price Rs. 120/-

D-4 الہلال کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، یونیورسٹی روڈ،
بالمقابل عسکری پارک، پرانی سبزی منڈی، کراچی۔